www.urduchannel.in

اردو چینل
www.urduchannel.in

شاعری کی پہلی کتاب

خواجہ عشرت لکھنوی

www.urduchannel.in

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شاعری کی پیشکش

MAY 1964

مصنفہ

حضرت خواجہ عشرت لکھنوی

ڈیڈیکیشن

میں اپنی اس تصنیف کو محسن قوم محترم دوست عالیجناب
آنریبل خان بہادر خواجہ محمد نور صاحب وکیل و رئیس "گیا" کے
نام نامی پر معنون کرنے کی عزت حاصل کرتا ہوں ٭
گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکسار مصنف

نوٹ :- متعلق علم عروض ناظرین کو جو امر دریافت طلب ہو وہ جناب خواجہ محمد عبدالرؤف صاحب عشرت - احاطۂ خانساماں لکھنؤ سے تحقیق فرمالیں - پبلشر

www.urduchannel.in

۳۳۱۷۲
CHECKED-2002

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شاعری کی پہلی کتاب

آج کل لوگوں کا رجحان شاعری کی طرف بہت ہے۔ مگر فن عروض کی واقفیت بہت کم ہے۔ اردو اور فارسی میں عروض کے بہت سے مبسوط رسالے لوگوں نے لکھے ہیں۔ اور بہت اچھے لکھے ہیں۔ مگر ان میں فارسی کی بحریں کچھ ایسی ملی جلی ہیں کہ فن سیکھنے والوں کو مشکل پڑتی ہے۔ اور تقطیع کرنے کا قاعدہ آسان لفظوں میں اصول اردو کے ساتھ نہیں بتایا ہے میرا خیال تھا کہ ایک آسان رسالہ اردو کی متعارفہ بحروں کے بیان میں ایسا لکھوں کہ مبتدی بغیر مدد اُستاد کے ہر شعر کی تقطیع کرنے پر قادر ہو جائیں ٭

اس سے پہلے میں نے ایک رسالہ "زباں دانی" اردو زبان کے قواعد میں لکھا تھا۔ جو ملک کے ثقات اور مستند طبقے میں بہت مقبول ہوا دوسرا رسالہ "اصلاح زبانِ اردو" جو باوجود نہایت غلط چھپنے کے ماہرین فن شاعری نے سُرمہ چشم بنایا۔ یہ تیسرا رسالہ فن عروض میں نہایت مختصر ہے۔ اور اس میں محض ضروری باتیں لکھی ہیں ٭

www.urduchannel.in

وزن شعر کا بیان

لغت میں کسی چیز کے تولنے کو وزن کہتے ہیں۔ عروضیوں کی اصطلاح میں شعر کو بحر کی ترازو میں تولنے کا نام وزن ہے اور اسی کو تقطیع کرنا بھی کہتے ہیں۔ بحر اُن چند الفاظ کو کہتے ہیں۔ جو اہل عرب نے شعر کے وزن کے لئے بنائے ہیں۔

تقطیع کرنے کا گُر یہ ہے کہ متحرک حرف کے بدلے متحرک حرف لو۔ یہ حرکت خواہ زبر ہو، یا زیر ہو، یا پیش ہو۔ اور ساکن حرف کے بدلے ساکن حرف لو۔

پہلے حرفوں کی آواز پر کان لگاؤ۔ دو حرفی لفظ لو۔ اور اسمیں قافیے کا خیال نہ کرو۔ نہ یہ خیال کرو کہ اس کے حرف کو زبر ہے تو بحر کے حرف کو بھی زبر ہونا چاہیئے۔ اس میں زیر ہے تو بحر کے حرف کو بھی زیر ہونا چاہیئے اس میں پیش ہے تو بحر کے حرف کو بھی پیش ہونا چاہیئے۔ بلکہ یہ دیکھو کہ کس حرف کو حرکت ہے۔ اور کون ساکن ہے۔ جس حرف کو زبر، زیر، پیش ہوگا وہ متحرک کہا جائے گا۔ اس کا نام حرکت ہے جس حرف کو کوئی حرکت نہ ہوگی۔ یا جزم ہوگا۔ اس کو ساکن کہیں گے۔

جا، چل، بچ، ہم، کب۔ دل، کس، سن، جی، مس۔ چپ، گل، بو، سن، چن۔

یہ متفرق دو حرفی الفاظ ہیں۔ جن میں مختلف حرف ہیں کسی کو زبر ہے۔ کسی کو زیر ہے۔ کوئی ساکن ہے۔

جا اور چل میں حرفوں کا فرق ہے۔ ایک میں پہلے جیم ہے۔ اور

www.urduchannel.in

دوسرے میں پہلے "ب" ہے۔

ایک میں الف آخر میں ہے۔ دوسرے میں لام آخر میں ہے۔ لیکن دونوں کے پہلے حرف کو زیر ہے اور دوسرا حرف ساکن ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ دونوں ایک ترازو میں برابر آتے ہیں۔ یعنی فا کے وزن پر ٹھیک آتے ہیں

دل، عین، مس، جی، کس۔ ان سب میں پہلے حرف کو زیر ہے لیکن سب جا، چل، بچ، ہم، کب۔ کے وزن پر ہیں۔ اس لئے کہ تقطیع میں زیر زبر کا فرق کوئی چیز نہیں ہے۔

اسی طرح یہ سب لفظ بحر کے دو حرفی ٹکڑے کے برابر ہیں یعنی فا کے وزن پر ہیں۔

چپ، گل، بو، سن، چن، میں سب حرفوں کو پیش ہے اور انکے دوسرے حرف ساکن ہیں۔ یہ بھی ان حرفوں کے برابر ہیں جن کے پہلے حرف کو زبر یا زیر یا پیش ہے۔ اور دو حرفی ہیں۔ اور ان کا دوسرا حرف ساکن ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر دو حرفی لفظ میں ایک حرف کو زبر یا زیر یا پیش ہے۔ یعنی کوئی حرکت ہے۔ اور دوسرے حرف کو جزم یا سکون ہے۔ یعنی دوسرا حرف ساکن ہے۔ تو وہ بحر کے اسی ٹکڑے کے برابر ہوگا۔ جو دو حرفی ہے اور پہلے حرف کو حرکت ہے۔ اور دوسرا ساکن ہے جیسے۔ فا۔ یا اسی طرح سے اور ٹکڑے جنکا اول حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہے بحر کا ایک ٹکڑا دو حرفی فا ہے۔ اور ایک ٹکڑا تن ہے۔ جس کے پہلے۔ ت کو پیش ہے اور دوسرا ساکن ہے۔ اس لئے فا اور تن دونوں ایک وزن پر ہیں۔

www.urduchannel.in

ایسا ہی ایک ٹکڑا 'لُن' ہے۔ اس کا بھی پہلا حرف متحرک دوسرا ساکن ہے۔ یہ بھی فَا کے برابر ہے۔ فَا، لُن، تُن یہ سب ٹکڑے برابر ہیں۔ اگرچہ ان کے حرف ایک سے نہیں ہیں۔ مگر حرکت ایک سی ہے۔ یعنی پہلا حرف متحرک ہے اور دوسرا ساکن ہے۔ اسی طرح ایک ٹکڑا 'فع' ہے یہ بھی فَا کی طرح دو حرفی ہے۔ پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہے۔ یہ چاروں ٹکڑے وزن میں برابر ہیں۔ یعنی ہر ٹکڑے میں ایک حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہے۔ اب اردو کے تمام الفاظ میں سے کوئی دو حرف کا لفظ لو جس کا پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو اس کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان ٹکڑوں میں سے ہر ایک ٹکڑے کے برابر ہے۔

سب 'ہم' ہے۔ یہ تین لفظ ہیں۔ اور سب دو حرفی ہیں۔ پہلا متحرک دوسرا ساکن ہے۔ ہر ایک فَا کے وزن پر ہے۔ اور اس لئے کہ تُن کی بھی ایسی ہی صورت ہے۔ یہ سب لفظ تُن کے بھی وزن پر ہیں اور لُن کے بھی وزن پر۔ فع کے بھی وزن پر ہیں۔ یعنی ہم ایک لفظ سب کا وزن دریافت کرتے ہیں۔ ایک کہتا ہے فَا کے وزن پر ہے۔ دوسرا کہتا ہے لُن کے وزن پر ہے۔ تیسرا کہتا ہے۔ تُن کے وزن پر ہے۔ چوتھا کہتا ہے فع کے وزن پر ہے۔ تو سب نے ٹھیک جواب دیا۔ ایسا سمجھو کہ چار گھنگھریاں ہیں۔ ایک سفید ہے۔ ایک سرخ ہے۔ ایک سبز ہے ایک زرد ہے لیکن وزن میں سب رتی رتی بھر کی ہیں۔ تو جو چیز ان کے برابر تولی جائیگی رتی بھر ہوگی۔

خط، کم، بدلو، بس، اب، جا، دل، دے، سن، لے، بس، کر، رو، مت، نکل، قد، تو، ہم، کو، دن، شب، یہ سب فَا یا لُن یا

www.urduchannel.in

تن یا فع' کے برابر ہیں۔

اگر لفظ سہ حرفی ہے۔ پہلا اور دوسرا حرف متحرک ہے یعنی ان کو زبر' زیر' پیش ہے۔ اور تیسرا حرف ساکن ہے۔ یعنی اس کو جزم ہے جیسے خدا' چچا' جگر' شجر' چمن' گلی' سخن' فقط' اس وزن کے بحر میں دو تین ٹکڑے ہیں۔ فعو ان لفظوں کے ہم وزن ہے۔ اس لئے کہ خدا میں خے کو پیش ہے اور دال کو زبر ہے۔ دونوں متحرک ہیں۔ الف ساکن ہے۔ فعو میں فے کو زبر ہے عین کو پیش ہے واو ساکن ہے۔ یہ کچھ ضرور نہیں ہے۔ کہ فے کو زبر ہے تو جو لفظ اس کے ہموزن ہو اسکے پہلے حرف کو بھی زبر ہو۔ بلکہ کوئی حرکت ہو۔ زبر ہو' زیر ہو' پیش ہو' مطلب یہ ہے کہ متحرک کے مقابلے میں متحرک حرف ہو۔ ساکن کے مقابلے میں ساکن۔ اس لحاظ سے فعو خدا کے ہموزن ہے۔ اور چچا کے ہموزن ہے گلی کے ہموزن ہے۔ اور جتنے سہ حرفی لفظ ہیں۔ اور ان کا پہلا دوسرا حرف متحرک اور تیسرا ساکن ہے۔ سب فعو کے ہموزن ہیں۔

فعو کے برابر بحر میں ایک ٹکڑا اور بھی ہے۔ یعنی مفا۔ اگرچہ فعو اور مفا کے حرفوں میں فرق ہے۔ یعنی فعو میں پہلے فے ہے۔ مفا میں پہلے میم ہے فعو میں دوسرا حرف عین ہے۔ مفا میں دوسرا حرف فے ہے۔ فعو میں تیسرا حرف واو ہے۔ مفا میں تیسرا حرف الف ہے۔ فعو میں دوسرے حرف یعنی عین کو پیش ہے۔ مفا میں دوسرے حرف یعنی فے کو زبر ہے۔ اس پر بھی دونوں برابر ہیں۔ اس لئے یہ قید نہیں ہے کہ تقطیع کرنے میں حرف بھی ایک ہوں۔ نہ یہ قید ہے کہ زبر' زیر ایک ہوں۔ صرف یہ قید ہے کہ متحرک کے مقابلے میں متحرک۔ ساکن کے مقابلے میں ساکن حرف ہو

www.urduchannel.in

ہاں جزم کی قید لازم ہے۔ کیونکہ جزم سکون کی علامت ہے۔ فعو کی طرح اور بھی ٹکڑے بحر میں ہیں جو سہ حرفی ہیں۔ اور ان کے آخر حرف کو جزم ہے پہلے دوسرے کو حرکت ہے۔ عِلُن اس میں عین کو زیر ہے۔ لام کو پیش ہے نون کو جزم ہے۔ خدا، چچا، کلی، چمن، جو فعو کے وزن پر بھی ہیں عِلُن کے بھی وزن پر ہیں۔ اس لئے کہ دونوں کے حرف برابر ہیں یعنی سب کے تین تین حرف ہیں۔ دونوں کی حرکتیں برابر ہیں۔ یعنی پہلے دوسرے حرف کو زبر ہے یا زیر ہے یا پیش ہے۔ دونوں کے ساکن برابر ہیں۔ یعنی سب کے آخر حرف کو جزم ہے۔ اس لئے دونوں وزن میں برابر ہیں۔

چلن، بدی، اگر، چلو، کہو، سبق، ورق، سطر، غرض، قلم، سفر، غزل، ہرن، یہ سب الفاظ فعو یا مفا۔ یا علن کے برابر ہیں۔

اگر ہم کسی سے دریافت کرتے ہیں۔ سبق کا وزن کیا ہے تو ایک نے جواب دیا فعو دوسرے نے کہا مفا تیسرے نے کہا عِلُن۔ تو سب نے ٹھیک جواب دیا۔ اس لئے کہ بحر کے تینوں ٹکڑے برابر ہیں۔ جو چیز ان میں الگ الگ تولی جائیگی۔ سب کا وزن برابر ہوگا۔

بحر کے دو ٹکڑے تم کو معلوم ہو گئے۔ یعنی ایک دو حرفی جس کا پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہے۔ یعنی فا۔ لن۔ تن۔ فع۔

دوسرا سہ حرفی جس کا پہلا اور دوسرا حرف متحرک ہے۔

اور تیسرا ساکن ہے۔ یعنی فَعُو۔ مَفا۔ عِلُن۔

ان سب ٹکڑوں کو ایک دوسرے سے ملاؤ تو بحر کا ایک ایک رُکن بنجائے گا۔ جیسے فَعُولُن۔ یہ بحر کا ایک رُکن ہے۔ اس میں سہ حرفی کلمہ پہلے اور دو حرفی کلمہ پیچھے ہے۔ اس کا ہموزن کوئی لفظ لاؤ۔ جو پہلے

www.urduchannel.in

لفظ بتا چکے ہیں۔ ان میں سے ایک سہ حرفی ایک دو حرفی لفظ چن لو پہلے سہ حرفی لکھو پھر دو حرفی۔ دونوں ملکر ایک رکن کے برابر ہونگے جیسے خدا ہے فعولن کے وزن پر ہے۔ خدا کے وزن پر فعو ہے اور ہے کے وزن پر لن ہے۔ اسی طرح چلو۔ تم۔ فعولن۔ سنو تم۔ فعولن۔ چمن ہے۔ فعولن۔ جگر ہے۔ فعولن۔ شجر ہے۔ فعولن۔ سخن سن۔ فعولن۔ چلا چل۔ فعولن۔

اور اگر دو حرفی لفظ آگے ہے اور سہ حرفی لفظ پیچھے ہے۔ تو بحر میں اس کا رکن فاعلن ہے۔ جس طرح فعولن میں پہلے سہ حرفی لفظ تھا۔ اور دو حرفی پیچھے۔ اسی طرح اس میں سہ حرفی پیچھے ہے اور دو حرفی آگے ہے۔ یعنی لن فعو ہے۔ لیکن بحر کے کسی رکن کا نام لن فعو۔ نہیں ہے۔ اس لئے ہم اس کو۔ فاعلن کہتے ہیں۔ لن فعو۔ اور فاعلن دونوں وزن میں برابر ہیں۔ لیکن لن فعو۔ ایک مہمل لفظ ہے۔ اور فاعلن بحر کے ایک رکن کا نام ہے۔

اس لئے اس کی تقطیع فاعلن سے کرنا چاہئے۔ اوپر کے لفظوں میں سے ایک دو حرفی لفظ چن لو۔ اس کو پہلے کہو۔ اور ایک سہ حرفی لفظ چن لو۔ اس کو پیچھے کہو دونوں کو ملا کر تقطیع کرو۔ فاعلن۔ آئیگی۔ جیسے تم چلو۔ فاعلن۔ ہے چمن۔ فاعلن۔ کر بدی۔ فاعلن۔ کم کہو۔ فاعلن۔ بس چچا۔ فاعلن۔ گل ہوا۔ فاعلن۔ ہے۔ اگر اسی کو ہوا گل کہیں فعولن۔ ہو جائے گا۔ سبب یہ ہے کہ دو متحرک اور ایک ساکن حرف کا لفظ پہلے آگیا۔ اس لئے وزن کا نام بدل گیا۔ اور آواز میں فرق ہو گیا۔

اب دو حرفی لفظ ایک جگہ جمع کرو۔ جن کا پہلا حرف متحرک۔ اور دوسرا ساکن ہے۔ جیسا اوپر لکھا گیا۔ یعنی۔ اب۔ جا۔ تو اس کی تقطیع

www.urduchannel.in

فا فا ہوگی۔ مگر فا فا کوئی پورا رکن نہیں ہے۔ دوسرے ٹکڑوں کو ملاؤ لن فع۔ کہو تو وزن تو ٹھیک ہو گیا۔ مگر بحر کا رکن "لن فع" نہیں ہے۔ اس کو مقدم موخر کہو یعنی فعلن۔ یہ بحر کے ایک رکن کا نام ہے۔ اب جا۔ اور فعلن کا وزن ایک ہے۔

اس لئے کہ دونوں میں چار حرف ہیں۔ ایک ساکن ایک متحرک چار حرف میں دو ساکن دو متحرک ہیں۔ اب جا فعلن۔ دل دے فعلن سن لے فعلن۔ چل دو فعلن۔ اسی طرح اگر مفرد لفظ ایسا ہے جس میں پہلا حرف متحرک دوسرا ساکن تیسرا متحرک چوتھا ساکن ہے تو اس کا اور فعلن کا وزن ایک ہوگا۔ جیسے بلبل فعلن۔ عاشق فعلن۔ آتش فعلن ناسخ فعلن۔ دریا فعلن۔

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ ساکن کی جگہ بحر میں بھی حرف ساکن ہو اور متحرک کی جگہ متحرک اس وقت تقطیع صحیح ہوگی۔ یہ نہیں کہ سکون و حرکت میں اختلاف ہو۔ جیسے قسیم نعیم حکیم قلیل۔ میں بھی دو متحرک اور دو ساکن ہیں۔ مگر ان کا وزن فعلن کے برابر نہیں ہے بات یہ ہے کہ تقطیع کرنے میں یہ امر لازمی اور ضروری ہے کہ حرکت رکن مقابل حرکت لفظ ہو۔ اور سکون رکن مقابل سکون لفظ ہو۔ فعلن۔ میں پہلا حرف متحرک ہے اب ضرور ہوا کہ جو لفظ اس کے وزن کا لایا جائے۔ اس کے حرف اول کو حرکت ہو۔ خواہ وہ حرکت زیر ہو یا زبر ہو یا پیش ہو لیکن کوئی حرکت ضرور ہو۔ اور حرف وہی ہو یا دوسرا۔

اسی طرح لفظ کے دوسرے حرف کا ساکن ہونا بھی ضرور ہے تیسرے حرف کا بھی متحرک ہونا ضرور ہے۔ چوتھے حرف کا ساکن ہونا

www.urduchannel.in

ضرور ہے حرف چاہے۔ بے۔ ہو یا۔ سین۔ ہو یا کوئی ہو۔ یہ بات قسیم میں نہیں ہے۔ کیونکہ قسیم۔ تو فعول کے وزن پر ہے۔ چار حرف تو برابر ہیں لیکن ان کی حرکت تقدیم و تاخیر رکھتی ہے۔ یعنی قسیم۔ کا قاف متحرک ہے فعلن کا۔ فے۔ متحرک ہے۔ قسیم۔ کا۔ سین۔ متحرک ہے لیکن فعلن۔ کا عین ساکن ہے۔ متحرک حرف کے مقابلہ میں ساکن حرف ہلکا ہے۔ اس سبب سے وزن برابر نہیں ہے۔ قسیم کی تقطیع فعلن کے ساتھ نہیں ہو سکتی۔ اس میں ایک حرکت کم ہے۔ کیونکہ تقطیع میں حرف حرکت۔ اور سکون کا برابر اور بالمقابل ہونا ضرور ہے۔ کیونکہ اگر تین حرف کا لفظ ہے۔ تو وہ چوحرفی رکن کے مقابل میں کم وزن ہے۔ اس لئے اس کی تقطیع غلط ہے۔ جیسے۔ گیا۔ کا وزن۔ فعلن۔ کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ۔ گیا۔ میں تین حرف ہیں۔ فعلن۔ میں چار حرف ہیں۔ گیا۔ کا وزن کم اور فعلن کا وزن زیادہ ہے۔ اس لئے نہیں کہہ سکتے کہ۔ گیا۔ اور۔ فعلن۔ ہموزن ہیں۔ قسیم۔ اور۔ فعلن۔ کی حرکتوں میں فرق ہے۔ یعنی فعلن۔ کے پہلے حرف کو حرکت ہے۔ دوسرا ساکن ہے۔ قسیم۔ کا پہلا اور دوسرا دونوں حرف متحرک ہیں۔ اس لئے اس کی تقطیع فعلن۔ کے ساتھ نہیں ہو سکتی اسی طرح گلفام۔ کا وزن۔ فعلن۔ کے برابر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس میں اختلاف حرکت نہیں ہے۔ لیکن حرف زائد ہیں۔ اس لئے وزن برابر نہیں ہے۔ جب سکون و حرکت برابر ہوں۔ اور حرف بھی برابر اس وقت لفظ کو رکن کے برابر کہہ سکتے ہیں۔ ضمیر میں حرف برابر لیکن اختلاف حرکت ہے۔ مزاج۔ میں حرف برابر ہیں۔ مگر

www.urduchannel.in

اختلاف حرکت کی وجہ سے دونوں کو ہموزن نہیں کہہ سکتے۔ دادا نانا۔ خالا۔ سب فعلن کے وزن پر ہیں۔ اس لئے کہ ان کی حرکتیں موافق اور حرف بھی برابر ہیں۔

حرفوں کے گرنے کا بیان

تقطیع کرنے میں حرفوں کی تعداد اور حرکتوں کو بڑا دخل ہے یعنی جتنے حروف لفظ میں ہوں۔ اتنے ہی حروف بحر کے رکن میں ہوں۔

لیکن ایسا نہیں ہوتا بلکہ کسی مصرع کے حرف بحر کے حروف سے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ تقطیع کی بنا حرف ملفوظی پر ہے۔ مکتوبی پر نہیں۔ یعنی تقطیع میں وہی حروف لئے جائینگے۔ جو لکھے جاتے ہیں۔ اور بولے بھی جاتے ہیں۔ جن کی آواز آدمی کے منہ سے پوری پوری نکلتی ہے۔ اور جو حروف اپنی آواز نہیں دیتے۔ ان کو تقطیع میں شمار نہیں کرتے اس لئے ممکن ہے کہ رکن میں حروف کم اور لفظ میں زیادہ ہوں جیسے بالکل پانچ حروف ہیں۔ لیکن الف بولنے میں نہیں آتا۔ صرف لکھنے میں آتا ہے اس لئے تقطیع کرنے میں اس کے چار حرف لئے جائیں گے یعنی تقطیع کرنے میں الف کا حساب نہ رہے گا۔ اس طرح لکھیں گے۔ بلکل۔ چونکہ اسمیں حرف اول متحرک ہے اور حرف دوم ساکن ہے۔ حرف سوم متحرک ہے۔ حرف چہارم ساکن ہے۔ اس لئے یہ بھی فعلن کے وزن پر ہے۔ یا جیسے فی الواقع۔ میں دو حرف یعنی ے۔ اور الف۔ بولنے میں نہیں آتے تقطیع سے گر جاتے ہیں۔ اس لئے یہ حرف رکن کے حرفوں سے زیادہ رہتے ہیں۔ اور رکن کے حرف کم اور تقطیع کرنے کے وقت قاعدہ یہ ہے کہ ان کو نہیں

www.urduchannel.in

کہتے۔ فلواقع۔ لکھکر ان کی تقطیع مفعولن۔ کی جائے گی۔ کیونکہ ان میں بھی چھ حرف ہیں۔ جو بولنے میں آتے ہیں۔ تین متحرک ہیں۔ تین ساکن ہیں مفعولن میں بھی چھ حرف ہیں۔ اور حرکتیں بھی برابر ہیں۔ کمتوبی غیر ملفوظی حرف کی پہچان یہ ہے کہ اس پر حرکت اور سکون کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے فلواقع۔ اور مفعولن۔ میں حرف، حرکتیں، اور سکون مساوی ہیں۔ حرکتیں حرف ملفوظی اور سکون اگر برابر نہیں ہیں۔ تو تقطیع صحیح نہیں ہے۔ خوش۔ خود میں تین تین حرف ہیں۔ لیکن تقطیع میں صرف دو حرف لئے جائینگے۔ اس لئے کہ اس میں واو معدولہ ہے جو بولنے میں نہیں آتا۔ صرف لکھا جاتا ہے خُش۔ خُد۔ بروزن فا ہیں۔ اسی طرح ہائے مخلوطہ ہندی بھی حرف میں شامل نہیں ہوتی۔ اور اس کو تقطیع میں نہیں لیتے۔ گھر۔ میں۔ دو حرف لیں گے۔ اس لئے کہ گھ۔ ایک حرف ہندی ہے۔ گھر کا وزن فا ہے اور اس طرح کے جتنے رکن لفظ آئینگے۔ ان کا ایک حرف شمار ہوگا۔

اسی طرح کیا میں یائے مخلوطہ ہے کیونکہ ی پڑھنے میں نہیں آتی۔ اور مخلوطہ آواز دیتی ہے۔ اس لئے یہ بھی فا کے وزن پر ہے۔

لیکن کیا۔ جو کرنا کا ماضی ہے اور جس کی ی متحرک بالفتح ہے اس کی تقطیع۔ فعو کے وزن پر ہوگی۔ اسی طرح پیار میں بھی یائے مخلوطہ ہندی ہے۔ اس کو بھی وزن میں نہیں لیتے صرف تین حرف لیتے ہیں۔ یعنی پار۔

نون غنہ جو لفظ کے درمیان میں آتا ہے۔ اور اس کے قبل کوئی حرف علت۔ الف یا ے یا واو۔ ہوتا ہے تو ایسے نون کو تقطیع میں نہیں لیتے۔ جیسے جھونکا۔ میں چھ حرف ہیں۔ مگر تقطیع میں صرف چار

www.urduchannel.in

حرف لئے جاتے ہیں یعنی جو کا۔ فعلن۔ کے وزن پر ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ ہائے مخلوطہ بھی تقطیع میں نہیں لی جاتی۔ اس لئے۔ جھونکا تقطیع میں جو کا۔ رہجاتا ہے۔ جانگ۔ کا نون بھی تقطیع میں نہیں آئیگا۔ اس لئے کہ اس کے ماقبل۔ الف۔ ہے۔ ڈنگ۔ کا نون بھی تقطیع میں نہیں لیا جائیگا اس لئے کہ اس کے ماقبل۔ ے۔ ہے۔

پانڈے۔ رانڈ۔ گیند۔ گونگا۔ گھانس۔ بانس۔ سانس۔ پھانس تقطیع کرنے کے وقت۔ پاڈے۔ راڈ۔ گید۔ گوگا۔ گاس۔ باس۔ ساس پاس لکھے جائینگے۔

لیکن اگر قبل نون غنہ کوئی حرف علت نہیں ہے۔ تو ایسا نون تقطیع میں لیا جاتا ہے۔ جیسے رنگ۔ بھنگ۔ گنگا۔ اور وہ نون ساکن جس کے آگے پیچھے کوئی حرف علت ہوتا ہے۔ تقطیع میں نہیں لیا جاتا۔ جیسے کنواں۔ میں دونون ہیں۔ تقطیع میں دونوں گر جاتے ہیں۔ صرف کو اُ رہجاتا ہے۔

کیونکہ۔ میں چھ حرف ہیں۔ اس میں ے۔ ے۔ نون۔ دونوں گر جاتے ہیں۔ کو کو رہ جاتا ہے۔ جو فعلن کے وزن پر ہے۔

حرفوں کے زیادہ ہو جانیکا بیان

بعض حرف ایسے ہیں جو لکھنے میں نہیں آتے مگر بولنے میں زبان سے نکلتے ہیں۔ ان کو ملفوظی غیر مکتوبی کہتے ہیں۔ یہ سب تقطیع کرنے میں لئے جاتے اور عروضی ان کو تقطیع میں لکھتے ہیں۔ کہ وزن کے حرف برابر ہوں جس حرف پر تشدید ہوتی ہے وہ دو دفعہ بولنے میں آتا ہے لیکن قاعدہ

www.urduchannel.in

املا نویسی کے موافق ایک حرف لکھا جاتا ہے۔ صرف شعر تقطیع کرتے وقت انکو دو دفعہ لکھتے ہیں۔ اور یہ بات عروضیوں کے یہاں جائز ہے۔ جیسے تکلف۔ کے لام کی تشدید ہے۔ لام دو دفعہ بولنے میں آتا ہے۔ حالانکہ ایک لام لکھا ہوتا ہے۔ اور یہی اصول املا ہے۔ لیکن تقطیع کرنے کے وقت اس میں دو لام الگ الگ لکھے جائینگے۔ ایک ساکن ہوگا ایک متحرک۔ اس طرح تکل۔ لف۔ فعولن۔ کیونکہ تکل۔ فعو کے برابر ہے۔ لف لن کے ہموزن ہے۔ سحر ؎

نہ باقی رہی مثنوی کی ہوس
زیادہ تکلف تکلف ہے بس

اس کی تقطیع اس طرح ہوگی۔ نباقی۔ فعولن۔ رہی مث۔ فعولن نوی کی۔ فعولن۔ ہوس۔ فعل ٭ زیادہ۔ فعولن۔ تکل لف۔ فعولن۔ تکل لف فعولن۔ ہبس۔ فعل۔ اس تقطیع کرنے سے ایک بات اور بھی معلوم ہوئی۔ کہ جب تقطیع کرنے میں ایک لفظ رکن بھر کے برابر نہیں ہوتا۔ تو کچھ حرف دوسرے لفظ کے ملا لیتے ہیں۔ تقطیع کرنے میں رکن کا پورا ہونا ضرور ہے اگر تقطیع کرنے میں ایک لفظ کے آدھے حرف ایک رکن میں ملکر آدھے دوسرے میں مل کر مکمل ہو جائیں تو کچھ حرج نہیں ہے۔ جیسے اس شعر میں رہی مث فعولن۔ نوی کی۔ فعولن۔ اگرچہ رہی مث کوئی بامعنی لفظ نہیں ہے۔ مگر تقطیع کا وزن پورا کرنے کے لئے مثنوی کا مث۔ کاٹ کر رکن میں ملا دیا کہ وزن پورا ہو جائے۔

الف ممدودہ میں ایک حرف لکھا جاتا ہے۔ مگر تقطیع میں اس کے دو حرف لئے جاتے ہیں۔ جیسے آ۔ فعلن۔ کے وزن پر ہے۔ اس کو اس

www.urduchannel.in

طرح لکھیں گے۔ ا ا نا۔ فعلن۔ آدم فعلن کے وزن پر ہے۔ اس کو اس طرح لکھیں گے۔ ا ا دم فعلن۔ اسی طرح۔ آپ۔ آگ۔ آس۔ آم۔ آج میں دو الف لکھیں گے۔

بعض لفظوں میں۔ واؤ پر ایک ہمزہ لکھتے ہیں۔ تقطیع میں اسکے دو واو لئے جاتے ہیں۔ جیسے رؤف۔ ماؤف۔ طاؤس۔ اس لئے کہ ان میں بولنے میں دو حرف آتے ہیں۔ اگرچہ ایک حرف لکھا جاتا ہے "رووف" کا وزن فعول ہے۔

فارسی کی اضافت یعنی جب زیر کو اتنا بڑھا کر بولتے ہیں کہ اس سے ایک حرف یعنی ے پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ لکھنے میں نہیں آتی۔ مگر تقطیع میں حساب لگایا جاتا ہے اور عروضی اس کو وزن کرتے وقت لکھتے ہیں جیسے

ع عروسِ چمن۔ صدقے بوباس پر

تقطیع عروسے۔ فعولن۔ چمن صد۔ فعولن۔ قبوبا۔ فعولن۔ سپر فعل۔ عروس کے زیر نے۔ ے۔ کی آواز دی۔ اس لئے تقطیع میں اس کے پانچ حرف لئے گئے۔

کن حرفوں کا گرانا شاعر کو جائز ہے

یہ تو اوپر معلوم ہو چکا کہ مکتوبی غیر ملفوظی حرف اردو میں تقطیع سے خارج ہیں۔ یعنی جو حرف لکھے جاتے ہیں۔ اور ان کی آواز منہ سے نہیں نکلتی۔ وہ عروضیوں کے یہاں نہیں لئے جاتے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی نظم کی دقتوں سے متاثر ہو کر شعرائے اردو نے بعض حرفوں کا گرانا جائز کر لیا ہے یعنی بعض حرف جو بولنے میں آتے ہیں اور لکھنے

www.urduchannel.in

میں بھی آتے ہیں۔ ان کو مکتوبی غیر ملفوظی زبردستی بنا لیتے ہیں۔ اور ان کو تلفظ میں ادا نہیں کرتے۔ یعنی وہ حرف زبان سے نہیں نکلتے اس لئے تقطیع سے خارج ہو جاتے ہیں۔ اس قاعدہ کا رواج بڑھتا جاتا ہے اور لوگ اس میں زیادتی کرتے جاتے ہیں۔

لیکن یہ گرنا اسی وقت صحیح ہے۔ جب حرف لکھنے میں تو آتا ہو لیکن بولنے میں اپنی آواز نہ دیتا ہو۔ یہ چند حرف ہیں۔

جیسے ہندی الفاظ کی یائے مجہول۔ اس کا گرانا تمام شعرا نے جائز کر لیا ہے۔ سحر ؎

آدمیت یہ ہو تو لے پہلے
غیر ممکن کسی سے جی بہلے

تقطیع ۔ آدمیت۔ فاعلاتن۔ یہو تلے۔ مفاعلن۔ پہلے فعلن۔ غیر ممکن۔ فاعلاتن۔ کسی سجی۔ مفاعلن۔ بہلے فعلن۔

اس میں سے کی یائے مجہول تقطیع سے گر گئی۔ صرف سین زبان سے نکلا۔ لکھنے میں تو دونوں حرف لکھے گئے۔ مگر پڑھنے میں زبان سے دونوں حرف ادا کریں۔ تو شعر کی موزونیت میں فرق آتا ہے۔ اسی سبب سے موزوں طبع ایسے حرف ادا نہیں کرتے۔ عوام غلطی سے ادا کر جاتے ہیں۔ تو شعر ناموزوں معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ میزان بحر سے خارج ہے۔ اسی واسطے تقطیع میں کسی سجی۔ لکھا۔ اور مفاعلن کے وزن پر لیا ہے۔

یائے مجہول کے علاوہ ہندی لفظوں میں سے یائے معروف کو بھی گرا دیتے ہیں۔ سحر ؎

اٹھ گئے آدھی رات کو تم تو

www.urduchannel.in

تقطیع۔ اُٹ گیے ۱۱۔ فاعلاتن۔ دِرا تکو۔ مفاعلن۔ تم تو۔ فعلن۔ آدھی کی۔ ے۔ تقطیع سے گر گئی۔ یائے معروف اگر درمیان لفظ میں ہو جب بھی تقطیع سے گرا سکتے ہیں۔ نہیں میں نون غنہ تو تم کو معلوم ہے۔ کہ جب یہ لفظ درمیان الفاظ میں آتا ہے تو نون ضرور گر جاتا ہے۔ اور لفظ۔ نہی۔ رہ جاتا ہے۔ نہی کی۔ ے۔ کو بھی شاعروں نے گرانا جائز کر لیا ہے جیسے

سحر ؎ پاؤں سو جاتے ہیں ہوتا نہیں سونا اپنا

تقطیع۔ پاؤں سو جا۔ فاعلاتن۔ تہوُنا۔ فعلاتن۔ نہسُونا۔ فعلاتن۔ اپنا فعلن۔ اس مصرع میں۔ ہیں۔ کا۔ ین۔ نہیں۔ کا۔ ین تقطیع سے گر گیا اگر ہیں۔ اور نہیں کو ایسا بڑھا کر پڑھیں کہ ان کے سب حرف زبان سے ادا ہوں۔ تو مصرع ناموزوں ہو جائے گا۔

اس لئے مشہور ہے کہ شعر کے پڑھنے کے لئے طبیعت کا موزوں ہونا ضروری ہے۔ اصل یہ ہے کہ ہر شخص تو قاعدہ عروض سے واقف نہیں ہوتا وہ ہر لفظ کو پورا پورا ادا کرنا چاہتا ہے۔ اس وجہ سے شعر ناموزوں معلوم ہوتا ہے۔

اسی طرح۔ نہیں۔ وہیں۔ کہیں۔ میں۔ ہیں۔ تمہیں۔ کریں۔ رہیں۔ سُنیں۔ ان کی ے معروف ہو یا مجہول گرانا جائز ہے۔

اور ہندی الفاظ کی معروف ے جیسے۔ روٹی۔ چاندی۔ ایسی۔ ویسی کا گرانا جائز ہے۔ لیکن الفاظ عربی یا فارسی میں یائے معروف ہو تو اس کا گرانا بین الفصحا ناجائز ہے۔ اور اس کو خطائے شاعر سمجھنا چاہئے جیسے بلندی قطبی۔ امیری۔ غریبی۔ شاعری اور جہاں کہیں ایسا ہو اسے غلطی سمجھنا چاہئے۔ الفاظ ہندی میں شاعر کو اختیار ہے کہ یائے مجہول کو

www.urduchannel.in

تقطیع سے گرائے یا نہ گرائے۔ اب ہم ایک مثال میں دونوں صورتیں سمجھاتے ہیں ؎

خاص کمرے میں اب کچہری ہے

تقطیع۔ خاصکم رے۔ فاعلاتن۔ میں اب کچھ۔ مفاعلن۔ ری ہے۔ فعلن۔ اس میں۔ کمرے۔ اور۔ ہے۔ کے سب حرف تقطیع میں آئے۔ اور یائے مجہول بھی نہیں گرائی گئی ؎

اب کچہری ہے خاص کمرے میں

تقطیع۔ اب کچہری۔ فاعلاتن۔ ہنخاصکم۔ مفاعلن۔ رے مے۔ فعلن۔ اس اسمیں ہے۔ کی۔ رے۔ پڑھنے میں نہیں آئی۔ اس لئے ساقط ہوگئی۔ باوجود موزوں ہونے کے شعر کا کوئی حرف تلفظ میں نہ آئے تو سمجھ لو کہ ساقط ہوا۔ اب اگر شاعر نے ایسے حرف کو گرایا ہے۔ جس کا گرانا ازروے فن جمہور نے جائز کرلیا ہے۔ تو کچھ حرج نہیں ہے۔ اور اگر ایسا حرف گرایا ہے جس کا گرانا جائز نہیں ہے۔ تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ شعر ناموزوں ہے

جمع کے حرف۔ ے۔ نون۔ کو جیسے۔ غزلیں۔ نظمیں۔ آنکھیں۔ اور واؤ نون کو جیسے کبوتروں۔ اخباروں۔ میں۔ ے گرادی ہے لیکن بعض لوگ اس کا گرانا ناجائز سمجھتے ہیں۔ سحر ع

ان روزوں مورد ستم و جور اور ہیں

تقطیع۔ ان روز۔ مفعول۔ مورد۔ ستم۔ فاعلات۔ تو جور۔ مفاعیل اور ہیں۔ فاعلات۔ اس میں "روزوں" کا واؤ۔ نون تقطیع سے گر گیا۔

منہ پڑا تیروں کا تلوار دل کی بوچھار ہوئی

تقطیع۔ منہ پڑا تی۔ فاعلاتن۔ رکا تلوا۔ فعلاتن۔ رک بوچا۔ فعلاتن

www.urduchannel.in

رہوئی۔ فعلن۔ اس میں بھی۔ تیروں۔ تلواروں۔ کا واؤ نون تقطیع سے گر گیا۔ ع

حوریں پہلو میں ہوں اور جنت میں کاشانہ رہے

اسمیں۔ حوریں۔ کا۔ ے۔ نون۔ میں۔ کا۔ ے۔ نون تقطیع سے گرتا ہے۔

جو۔ تو۔ سو۔ یعنی ایسا واؤ جس کے قبل مجہول پیش ہو اس کا تقطیع سے گرا دینا جائز ہے۔ داغ۔ ع

کس کو رکھوں نظر میں اپنی

تقطیع۔ کسکر کو۔ فاعلاتن۔ نظر میں۔ مفاعلن۔ اپنی۔ فعلن۔ اسمیں، کس کو۔ کا واؤ تقطیع سے گر گیا۔ ع

سحر وصل کی مانگوں جو دعا

تقطیع۔ سحر سے وص۔ فعلاتن۔ لک ماگو۔ فعلاتن۔ جو دعا۔ فعلاتن۔ اس میں۔ جو۔ کا۔ واؤ تقطیع سے گر گیا۔

قاعدہ۔ تمام ہندی الفاظ کے۔ واؤ۔ جن کے قبل ضمہ مجہول یا معروف یا فتح ہو۔ جیسے۔ رکھو۔ چکھو۔ سنو۔ دیکھو۔ آو۔ جاو۔ بارچلو۔ گھر ملو۔ لٹو یا پانچسو۔ وغیرہ۔ ان کا گرانا بین الفصحا جائز ہے مگر لفظ فارسی یا عربی کا واؤ گرانا جائز نہیں ہے جیسے پہلو۔ خوشبو۔ وغیرہ

اسم کے اول میں اگر الف ہو اور وہ درمیان الفاظ میں ہو تو اس کا گرانا جائز ہے۔ "مگر اتنا تو عرض کرتا ہوں" تقطیع۔ مگر تنا۔ فعلاتن۔ تعرضکر۔ مفاعلن۔ تا ہوں۔ فعلاں۔ اس میں اتنا کا الف گر گیا۔

اسی طرح۔ ایک۔ انس۔ اگر۔ ادب۔ ان سب کا الف گرانا جائز ہے

www.urduchannel.in

اس میں الف اردو ہو یا فارسی یا عربی۔
اسمائے ہندی کے آخر میں جو الف آتا ہے۔ اس کا گرانا بھی جائز ہے۔ ع

اندھیرا چھایا ہے تاریک آج دنیا ہے

تقطیع اوے رچا۔ مفاعلن۔ یہہ تاری۔ فعلاتن۔ ک آ آ جدن۔ مفاعلن۔ یا ہے فعلن۔ اس میں۔ اندھیرا۔ اور چھایا۔ کا الف شاعر نے گرادیا۔ اور یہ جائز ہے۔ افعال ہندی کے آخر میں جو الف آتا ہے۔ اس کا گرانا بھی جائز ہے۔ ع

میں آیا جو تن میں جان آئی

مے آ ئے مفعول۔ جتن مجا۔ مفاعلن۔ نائی۔ فعلن۔ آیا فعل ماضی ہے۔ اس کا الف آخر گر گیا۔ اس کے علاوہ۔ جو۔ کا واو بھی گر گیا۔ آئی کا الف اول گر گیا۔

اضافت ہندی کا الف آخر بھی گر جاتا ہے۔

ع "جس دن سے ہے خال رخ کا سودا" جس دن سِ مفعول۔ ہخال رخ۔ مفاعلن۔ کسودا۔ فعولن۔

لیکن فارسی۔ عربی۔ الفاظ کے آخر میں جو الف آتا ہے۔ اسکا گرانا جائز نہیں ہے۔ اسم فارسی۔ عربی کے آخر میں ہائے ہوز ہو تو اس کا گرانا بھی جائز ہے۔ ع

مثل دل جامہ پارہ پارہ ہوا

تقطیع مثل دل جا۔ فاعلاتن۔ اپارپا۔ مفاعلن۔ رہوا۔ فعلن۔ اس میں جامہ اور پارہ پارہ کی ہے۔ تقطیع سے گر گئی۔ ع

www.urduchannel.in

کس شاہ کی بارگاہ دل ہے

تقطیع۔ کس شاہ۔ مفعول۔ کبارگا۔ مفاعلن۔ ہدل ہے۔ فعولن۔

اس میں یائے معروف گرادی۔ ع

قسم گنگا کی تم کو صاف کہدو

اس میں بھی یائے معروف گرگئی۔

داغ۔ ع لیچلو مجکو رہروان عدم

مجکو کا واؤ گرگیا۔

داغ۔ ع دل نے اس بزم میں بٹھا تو دیا

تو کا واؤ گرگیا۔

ع صادق القول نہیں دوسرا مجسا مکیں

دوسرا کا الف گرگیا۔

ع ہے شرم سے نیل پانی پانی

پہلے پانی کی۔ ے۔ گرگئی۔

ع علم اپنے واسطے ہے ہنر اپنے واسطے

اپنے کا الف گرگیا

ع بتوں کے در سے مقدر مجھے جدا نکرے

کے۔ سے۔ کی۔ ے۔ گرگئی۔

مصدر کے آخر میں جو الف آتا ہے۔ جیسے آنا جانا۔ کھانا۔ دیکھنا۔ اس کو بھی لوگ گرادیتے ہیں۔ مگر ثقات شعرا احتیاط کرتے ہیں۔

وزن سے کان آشنا کرنے کا یہ طریقہ اچھا ہے کہ جن حرفوں کو شاعروں نے تقطیع سے گرادیا ہے۔ ان کو ذہن میں محفوظ رکھا جائے۔

www.urduchannel.in

تقطیع کرنے کا سب سے بڑا راز یہ ہے کہ گرنے والے حرف اور زیادہ ہو جانے والے حرف کی شناخت پیدا کیجائے۔ اس میں آواز کو بڑا دخل ہے۔ اردو میں کثرت سے حرف گرتے ہیں۔ کیونکہ بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی حرکتیں ارکان بحور کے خلاف ہیں۔ جیسے۔ متفا۔ چار حرف کا رکن ہے اور اس میں تین حرکتیں ہیں۔ زبان ہندی میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جس میں چار حرف ہوں اور تین حرکتیں ہوں۔

عربی الفاظ جو اردو میں مستعمل ہیں۔ ان میں بیشک بعض میں تین حرکتیں ہیں۔ جیسے۔ رفقا۔ فصحا۔ اسی طرح۔ فعلا۔ میں بھی چار حرف اور تین حرکتیں ہیں اردو والوں کو ایسے موقع پر مجبور ہو کر حرف گرانا پڑتے ہیں۔ وہ کیا کرتے ہیں؟ ایک سہ حرفی لفظ کے آخر حرف ساکن کو گرا کر دوسرے لفظ متحرک سے ملا دیتے ہیں۔ لیکن حرف وہی گراتے ہیں جس کا گرانا جائز ہے۔ جیسے سنو رکھو۔ ملو۔ چلو۔ جو۔ سو۔ تو۔ یا ضمہ معروف۔ تو۔ گو کھرو۔ گھنگرو۔ جگنو۔ کا واؤ گرا دیتے ہیں۔ الف کا مد۔ جیسے آنا۔ آپ۔ آٹا۔ آستین۔ جب درمیان کلمہ میں ہو تو ایک الف گرا دیتے ہیں۔

الف وصل۔ جیسے اگر۔ ایسے۔ اکبر۔ اکثر۔ اوجھل۔ ایک۔ اہل جب درمیان مصرع میں ہو تو گرا دیتے ہیں۔

یا الف آخر اسم ہندی جیسے۔ اتنا۔ ذرا۔ جھگڑا۔ ٹوکرا۔ گرا دیتے ہیں۔

یا الف مصدری جیسے۔ جانا۔ کھانا۔ پینا۔ گرا دیتے ہیں۔

یا یائے مجہول جیسے۔ چلے۔ اٹھے۔ بیٹھے۔ دیکھے یا حرفوں میں جیسے ایسے۔ ویسے۔ اتنے۔

یا اسما میں جیسے۔ لڑکے۔ ٹکڑے۔ روکھے۔ پھیکے۔

www.urduchannel.in

یا یائے معروف ہندی جیسے۔ روئی۔ دہی۔ جی۔ گئی۔ موتی

یا ہائے ہوز۔ گلدستہ۔ مقابلہ۔ معاملہ۔

یا واؤ نون جمع کا جیسے۔ نظروں۔ روزوں۔

یا۔ ے۔ نون جمع کا۔ جیسے کیلیں۔ بلبلیں

یا چوتھا حرف ساکن جیسے۔ دوست۔ پوست۔ چاشت۔ راست

جو بہ اتفاق شعرا گرا دیئے جاتے ہیں۔

مذکورہ بالا حروف اکثر نظم کرتے میں گرا دیتے ہیں۔ حالانکہ روزمرہ کی گفتگو میں ان میں سے کوئی حرف کم کر کے نہیں بولا جاتا۔

وجہ یہ ہے کہ ارکان بحور اردو زبان کے لب ولہجہ کے خلاف ہیں۔ تین۔ تین چار چار حرکتیں اردو میں متواتر نہیں آتی ہیں۔ اس لئے سینو تم کے واؤ کو جو ساکن ہے۔ گرا کر تین حرکتوں کو جمع کر لیتے ہیں۔ اس وقت۔ سُن تم۔ مُتَفَا کے وزن پر ہو جاتا ہے۔

یا ایسا سہ حرفی لفظ جس کا اول و آخر متحرک۔ اور بیچ کا حرف ساکن ہو۔ اردو میں نہیں ہے۔ اس لئے تم جو کا واو گرا کر تم جُ فعل کے وزن پر بنا لیتے ہیں۔

یا ایسا دو حرفی لفظ اردو میں نہیں ہے جس کے دونوں حرف متحرک ہوں۔ اس لئے۔ چلو کے۔ واو کو گرا کے چل۔ کو۔ فعل کے وزن پر بنا لیتے ہیں۔ کیونکہ اردو میں ایسے ہندی چوحرفی لفظ نہیں ہیں جنمیں متواتر تین حرکتیں ہوں۔ جیسے شجری۔ قمری۔ یا کلمہ چوحرفی جس کے چاروں حرف متحرک ہوں۔

جیسے۔ ضربت۔ ہیں۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہوئی

www.urduchannel.in

کہ اردو لفظ کے حرف ساکن گرا کر متحرک حرفوں کو ملا کر حرکتوں کو زیادہ کیا جائے۔ اور ارکان بحور کے موافق بنایا جائے۔

اسی ضرورت کے وقت عربی لفظ کے حروف بھی گرا کر وزن بحور پورا کر لیتے ہیں۔ اور مصرع اسی وقت موزوں معلوم ہوتا ہے جب گرے ہوئے حرف کو زبان سے نہ ادا کیا جائے۔ جیسے لفظ مقابلہ شش حرفی ہے۔ آخر سے۔ ہے۔ کو گرا دیتے ہیں داغ ؎

ہے ناتوان عشق محمد میں پہلواں
رستم سے ہو مقابلہ کب اس نحیف کا

اس میں اگر کوئی مقابلہ کی ہے۔ کو ظاہر کر کے پڑھے تو شعر ناموزوں ہوگا۔ صرف۔ مقابل۔ پڑھنا چاہئے۔

یا غیر متحرک یعنی ساکن حرف کو حرکت دیدیتے ہیں۔ جیسے لفظ خون۔ سہ حرفی ہے۔ پہلا حرف متحرک ہے۔ یعنی خے۔ کو پیش ہے۔ اور آخری دونوں حرف ساکن ہیں لیکن شاعر نے تقطیع کے لحاظ سے نون کو متحرک کر دیا۔

داغ ؎ بخشدے اُس بت سفاک کو اے داور حشر
خون ہی مجھ میں نہیں خون کا دعوا کیسا

اس کی تقطیع اس طرح ہوگی۔ خو۔ نی مج۔ فا علاتن۔ نون کو ساکن پڑھو گے تو شعر ناموزوں معلوم ہوگا۔ نون کو متحرک پڑھو گے شعر موزوں معلوم ہوگا۔

رنج۔ سہ حرفی لفظ ہے جیم۔ ساکن ہے۔ شاعر نے اس کو بھی حرکت دیدی ہے۔

www.urduchannel.in

داغ۔ ع رنج کی جب گفتگو ہونے لگی

تقطیع رن جکی جب۔ فاعلاتن۔ گفتگو ہو۔ فاعلاتن۔ نے لگی۔ فاعلن

رنج کی جیم کو زبر دے کر پڑھو گے تو شعر موزوں معلوم ہوگا

بیمار۔ کا حرف آخر ساکن ہے مگر ضرورت شاعری سے اسکو متحرک کرلیا ہے۔ جیسے۔ ع

کہو جب تم یہ ہے بیمار میرا

تقطیع کہو جب تم۔ مفاعیلن۔ یہ ہے بیما۔ مفاعیلن۔ ر میرا۔ فعولن۔ اس میں۔ رے۔ کو زبر دیکر۔ پڑھو گے۔ تو شعر موزوں ہوگا۔

غش۔ وہ حرفی لفظ ہے۔ دوسرا حرف ساکن ہے۔ مگر تقطیع کی غرض سے حرکت دیدی۔

ع۔ غش آجاتا ہے اسکو آنکھ سے جب آنکھ ملتی ہے

تقطیع غشا جاتا۔ مفاعیلن۔ ہاس کو ا۔ مفاعیلن۔ کے جب ا۔ مفاعیلن کھلتی ہے۔ مفاعیلن

قاعدہ۔ جو حرف شعر موزوں پڑھنے میں اپنی آواز نہ دے۔ یعنی تلفظ میں نہ آئے۔ وہ تقطیع میں نہیں لیا جاتا۔ اگر وہ حرف ایسا ہے جس کا گرانا شعرا نے جائز کرلیا ہے۔

یعنی ہندی کا واؤ۔ یا یائے مجہول و معروف۔ الف ہندی نون غنہ۔ الف آخر اسم ہندی۔ الف ہائے ہوز۔ حرف چہارم ساکن و غنہ تو کہیں گے۔ اس کو شاعر نے گرا دیا ہے۔

اور اگر ایسا حرف ہے جس کا گرانا مابین ثقات شعرا و اساتذہ ناجائز ہے اور وہ تقطیع میں نہیں آتا۔

www.urduchannel.in

جیسے عزیزہ کا عین۔ غرور کا غین۔ ہنسی کی ہے۔ اسی طرح کاف قاف۔ لام میم۔ وغیرہ کہیں گے کہ یہ شعر ناموزوں ہے۔ جیسے ع

اس عورت نے آخر بلایا اُسے

اس میں عین تقطیع سے گر گیا ہے۔۔

تقطیع اُسورت۔ فعولن۔ نا اخر۔ فعولن۔ بلایا۔ فعولن۔ اسے فعل جب لفظ کے پورے حرف ادا کرنا مقصود ہوتے ہیں۔ تو اشباع سے بولتے ہیں۔ اور اس حرف کو تلفظ میں ادا کرتے ہیں۔ تمہیں اختیار ہے "ناکر" فعولن کے وزن پر موزوں کرو۔ یا فعلن کے وزن پر کہو۔ "چلو" کو فعو کے وزن پر کہو۔ یا فع کے وزن پر "اگر کوئی" کو مفاعیلن کے وزن پر کہو۔ یا مفاعیل کے وزن پر۔

مگر خوب یاد رکھو گرانا انہیں حرفوں کا جائز ہے جنہیں شعرا نے متفق ہو کر جائز کر لیا ہے۔ اگر کوئی اس قاعدے اور کلیے کے خلاف کسی دوسرے حرف کو گرائے گا تو وہ کلام ناموزوں ہوگا۔

یہ بھی یاد رکھو جس حرف کو گراؤ اس کو تقطیع کرنے میں نہ لکھو۔

قاعدہ۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دو حرفی لفظ کے حرف ساکن حرکت دیتے ہیں لیکن اس وقت جب کسی بالجزم سے حرف کو گرانا مقصود ہوتا ہے۔

چل۔ اوسول۔ اس کا وزن حقیقت میں فعولن ہے لیکن او میں اول حرف الف وصل ہے۔ اور وہ بیچ میں واقع ہوا ہے۔ شاعر کو اختیار ہے اسے تلفظ میں ادا نہ کرے۔ اس صورت میں لام کو ضرور حرکت پیش کی دی جائیگی یعنی۔ چاوول۔ کہکر فعولن کے وزن پر بنالیں گے۔

www.urduchannel.in

اردو میں ایسا بہت ہوتا ہے۔

لیکن یہی حرف الف رکن اول میں ہوتا یعنی۔ او دل پل۔ تو اس کے گرانے کا اختیار شاعر کو نہ ہوتا اور اسے ضرور مفعولن کے وزن پر لانا پڑتا۔

یعنی الف جب رکن کے اول میں آتا ہے تو اسے نہیں گرا سکتے۔

بحروں کا بیان

جس میزان میں شعر کو تولتے ہیں۔ اس کا نام بحر ہے کل مشہور بحریں انیس ۱۹ ہیں۔ ان میں سے پانچ بحریں خاص عربی کے لئے ہیں۔ باقی عربی اور فارسی دونوں میں آتی ہیں۔ دو چار ایسی ہیں جن میں اردو کے شاعر کچھ نظم کر لیتے ہیں۔ پرانے شاعر تو مشکل بحروں اور مشکل زمین میں کہہ لیتے تھے۔ مگر حال کے شعرا نے مشکل بحروں میں اور مشکل زمینوں میں کہنا موقوف کر دیا۔ اور اب یہ رواج ہو گیا ہے۔ کہ سہل زمین ہو اور سہل بحر ہو جو طبیعت کو گراں نہ معلوم ہو۔

بحر سالم۔ اس کو کہتے ہیں کہ جس طرح بحر کے رکن بنائے گئے۔ اسی طرح پورے پورے مستعمل ہوں۔ کچھ کمی بیشی اس میں نہ ہوئی ہو۔

عموماً ہر ایک بحر ایک شعر کی ترازو ہوتی ہے یعنی دو مصرعوں کی میزان ہے۔ ایک مصرع میں چار رکن اور پورے شعر میں آٹھ رکن ہوتے ہیں۔

بعضی بحریں چھ رکن ہوتے ہیں۔

غیر سالم وہ بحر ہے جس کے رکن سے کوئی حرف کم کر لیا ہو یا بڑھا

www.urduchannel.in

دیا ہو۔ جیسے۔ مفاعیلن۔ جو بحر ہزج کا ایک رکن ہے اسکے آخر میں نون کے قبل ایک الف زیادہ کر دیتے ہیں۔

یا مفاعیلن کے آخر سے حرف نون کم کر دیتے ہیں۔ اس کمی بیشی کا نام "زحاف" ہے۔ ہر زحاف کا خاص نام ہوتا ہے۔ جو بحر کے نام کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ زحافات سے بحر کی تعداد زیادہ ہو گی۔

"بحر ہزج مثمن سالم" مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن ایک شعر میں دو بار "ہزج" لغت میں سُریلی آواز کو کہتے ہیں۔ چونکہ اس بحر کی نظم زیادہ دلکش ہوتی ہے۔ اس واسطے اس کا نام ہزج رکھا گیا۔

"مثمن" اس لئے کہتے ہیں کہ پورے شعر میں آٹھ رکن ہوتے ہیں اور سالم اس لئے کہتے ہیں کہ یہ بحر پوری ہے کوئی زحاف نہیں آیا۔

مطلع نہیں ممکن نظارہ عارض رنگین جاناں کا
کیا ہے آئینے نے کام دیوار گلستاں کا

تقطیع نہی ممکن مفاعیلن۔ نظارا عا۔ مفاعیلن۔ رخے رنگی۔ مفاعیلن نجا ناکا مفاعیلن۔ کیا ہے ا۔ مفاعیلن۔ ینے نے کا۔ مفاعیلن۔ دیوارے مفاعیلن۔ گلستا تاکا مفاعیلن۔

اس تقطیع میں نہیں۔ جاناں۔ اور گلستاں کا نون غنہ تقطیع سے گر گیا۔ عارض۔ اور دیوار۔ کی اضافت نے ایک ایک حرف سے زیادہ کر دیا۔ ؎

مطلع نرالا یہ اثر دیکھا خیال زلف شبگوں کا
بنا ہے مشک ہر قطرہ سحاب چشم پُرخوں کا

نرالا یہ۔ اثر دیکا۔ خیال زل۔ فشب گو کا۔ بنا ہے مش۔

www.urduchannel.in

گہر قطرہ۔ سحاب چشم۔ سپر خوکا۔

مطلع

تصور دل کو رونے میں ہے کس کافر کی کاکل کا
کہ تار اشک میں ہے میرے عالم تار سنبل کا

تصور دل۔ مفاعیلن۔ کرونے مے۔ مفاعیلن۔ کس کافر۔ مفاعیلن۔ کاکل کا۔ مفاعیلن۔ کتارے اش۔ مفاعیلن۔ کمے ہے مے مفاعیلن۔ رعالم تا۔ مفاعیلن۔ رسن بل کا۔ مفاعیلن۔ تصور کے واو کو تشدید تھی اس سبب سے دو لئے گئے۔

ان اشعار کی تقطیع کرو

مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجر انکا — طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریباں کا
اکیلے کا کہیں دو سرکشوں سے زور چلتا ہے — ڈوپٹہ لاکھ سینے پر سنبھالو کب سنبھلتا ہے
وفا سے فدا دیکھے اے دشمن اہل وفا کیوں ہے — مزا ملتا ہے کیا اسمیں یہ انداز جفا کیوں ہے

فنا کیسی بقا کیسی جب اس کے آستانہ ٹھہرے
کبھی اس گھر میں آنکلے کبھی اس گھر میں جا ٹھہرے

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

چکھا دے چاشنی شربت دیدار تھوڑی سی — دم آخر تو کرے خاطر بیمار تھوڑی سی

محبت رنگ دیکھاتی ہے جب دل دل سے ملتا ہے۔
مری جاں چاہنے والا بڑی مشکل سے ملتا ہے۔

نہ کیوں ہو مرتبہ اعلےٰ علاؤ الدین صابر کا
جسے دیکھو ہے متوالا علاؤ الدین صابر کا

www.urduchannel.in

سخی سرکار ہے تیری معین الدین اجمیری

نہ آئے لیکے وہ کوثر نہ لائے ساتھ حوروں کو
اکیلے خلد سے آدم جو نکلے بھی تو کیا نکلے

صبا میری زبانی اس گل رعنا سے یہ کہنا
ادھر بھی آنکل اور رہنے والے خانۂ دل کے

نگاہ یار بدمستی میں بھی ہشیار کیسی ہے
مرا دل چھین لینے کے لیے تیار کیسی ہے

یہ کیسے بال بکھرے ہیں یہ صورت کیوں بنی عمکی
تمہارے دشمنوں کو کیا پڑی ہے میرے ماتم کی

"بحر ہزج مثمن مسبغ" مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان
ایک شعر میں دو بار۔ اسی بحر کے رکن آخر میں ماقبل نون ایک الف زیادہ
کر دیا گیا۔ اس کا نام تسبیغ ہے۔ لغت میں تسبیغ پورا کرنے کو کہتے ہیں
اس لیے اس بحر کو مسبغ کہتے ہیں۔ بحر ہزج سالم اور بحر ہزج مسبغ دونوں
کو ایک شعر میں لکھ سکتے ہیں۔ یعنی ایک مصرع سالم ہو اور ایک مصرع
مسبغ۔ تو شعرا کے نزدیک جائز ہے۔

مطلع کھلا جس کا دہان حرص وہ رہتا ہے چکر میں
صریحاً جام مے گردش میں ہے اور آئینہ گھر میں

تقطیع کا حسبکا۔ مفاعیلن۔ دہانے حرص۔ مفاعیلن۔ صوہ رہتا۔ مفاعیلن
ہمیک کرتیں۔ مفاعیلان۔ صری جن جا۔ مفاعیلن۔ مے گردش۔ مفاعیلن
سے اور۔ مفاعیلن۔ نیہ گرتیں۔ مفاعیلان

قاعدہ۔ اون غنہ جب آخر مصرع میں ہوتا ہے۔ تو تقطیع میں ضرور
لیا جاتا ہے۔

ان اشعار کی تقطیع کرو

نہیں سنتا کسی کی بیٹھ گیا جو دام گیسو میں
نہ ہے تسخیر میں تاثیر اس مشہب کی نہ جادو میں

www.urduchannel.in

دکھائیں کس طرح تڑپن دل مضطر کی ڈرتے ہیں
ٹھہر جاتا ہے یہ ظالم وہ جس دم ہاتھ دھرتے ہیں
کباب سیخ ہیں ہم کروٹیں ہر سو بدلتے ہیں
جل اٹھتا ہے جو یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہیں
مسافر خانہ دنیا نہیں جائے اقامت ہے
جو آئے ہیں وہ اس دار المحن سے جانیوالے ہیں
بجا شکوہ ترا اے بانیٔ بیداد کرتے ہیں
جگر میں چھید ہیں جب مل نے فریاد کرتے ہیں
کریں گے نازشیں لاکھوں جو اک ٹانکا لگائیں گے
کسی ٹوٹے ہوئے دل میں کسی پھوٹے مقدر میں
مجھے ہے عذر جانے میں وہ ہیں معذور آنے میں
میں قید ناتوانی ہوں وہ پابند نزاکت ہیں
سرائے گور میں ہم محفل دنیا سے جاتے ہیں
اجل پیغام لائی ہے چلو گھر میں بلاتے ہیں

"بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف" مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن۔ ایک مصرعہ میں دو بار۔

اخرب۔ مکفوف۔ محذوف۔ زحافات کے نام ہیں۔ جو بحر کی شکل بدل دیتے ہیں ؎

مطلع
رکھتے ہیں فقیری میں دماغ اہل دول کا
ہم جھوپڑے میں دیکھتے ہیں خواب محل کا

تقطیع رکھتے ہیں۔ مفعول۔ فقیری میں۔ مفاعیل۔ دماغ اہل۔ مفاعیل۔ دول کا فعولن۔ ہم جھوپڑے۔ مفعول۔ میں دیکھتے۔ مفاعیل۔ خواب مفاعیل محل کا۔ فعولن۔

www.urduchannel.in

اشعار مشق

دل ہی نہیں پہلو میں تڑپتا ہے دھڑک کر
دیتی ہے مجھے رنج مری آنکھ پھڑک کر

پڑتی ہے نظر جب کسی مرجھائی کلی پر
رو دیتی ہے شبنم گل خنداں کی ہنسی پر

ڈرتے ہو جو تم دیکھ کے ایسا تو نہیں ہوں
آدم ہوں مری جاں کوئی دیو نہیں ہوں

بے جرم ہی رکھا تھا تیغ گلے کو
کچھ بات بری منہ سے نہ نکلی تھی بھلے کو

ہستی و عدم ہیں نفس چند بشر کے
جھونکے ہیں ہوا کے نہ ادھر کے نہ ادھر کے

ساقی تری مستانہ ادا اور ہی کچھ ہے
یہ بیخودی ہوش ربا اور ہی کچھ ہے

چاہے تو ابھی عرش معظم کو ہلا دے
تم کھیل سمجھتے ہو مری آہ رسا کو

بے عرض کئے مطلب دل رہ نہیں سکتا
تم سن نہیں سکتے ہو کہ میں کہہ نہیں سکتا

آنکھیں جو ہیں پھیرتے دیکھا دم آخر
بولے کہ تمہیں ناز اٹھانا نہیں آتا

میں نے جو کہا دل کا بھی کچھ میرے پتا ہے
کہنے لگے جی ہاں مرے آنچل میں بندھا ہے

الفت وہ ہے عاشق کو جو کر دیتی ہے کافر
سولی پہ چڑھا دیتی ہے منصور بنا کر

ہم کو ستم و جور کے قابل تو وہ سمجھیں
اچھا نہ سہی لطف و عنایات کے قابل

ہر رنگ میں اس شوخ کا جلوہ نظر آیا
خورشید کے مانند وہ ہر جا نظر آیا

تو دوست کسی کا بھی ستمگر نہ ہوا تھا
اور دو نہ ہے وہ ظلم جو مجھ پر نہ ہوا تھا

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے

سجاد کو نصیحت جو لی دفن پدر سے

"بحر ہزج مثمن اخرب" مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن ایک شعر

شعر ہے دو بار مطلع

جب فصل بہار آئے تم سیر چمن کرنا
بلبل کے چہکنے کو غنچوں سے سخن کرنا

www.urduchannel.in

جب فصل مفعول۔ بہار آئے۔ مفاعیلن۔ تم سیر مفعول۔ چمن کرنا۔ مفاعیلن۔ بلبل کی مفعول۔ جلانے کو مفاعیلن۔ غنچوں مفعول۔ سخن کرنا۔ مفاعیلن۔

اشعار مشق

اقرار وفا کا بھی کچھ پاس رہے تم کو — انکار نہ اب ہم سے اے عہد شکن کرنا

وہ چاند سے مکھڑے پر ڈالے ہوئے آنچل ہے — یا ابر کے سائے میں خورشید جھلا جھل ہے

ہمزاد ہے غم اپنا شادان کسے کہتے ہیں — واقف نہیں عشرت کا ساماں کسے کہتے ہیں

"بحر ہزج مسدس محذوف" مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ فعولن۔ ایک شعر میں دو بار۔

مسدس اس لئے کہتے ہیں کہ پورے شعر میں اس بحر کے چھ رکن آتے ہیں۔ اور محذوف اس زحاف کو کہتے ہیں جو آخر سے ایک دو حرفی ٹکڑا کم کر دیتا ہے۔

"مفاعیلن" سے جب لن نکال ڈالو تو مفاعی رہتا ہے اس لئے اس کو ایک معروف رکن سے یعنی فعولن سے بدل دیتے ہیں۔

مطلع۔ نئے انداز ہیں اُن کی جفا کے
ہزاروں مار ڈالے ہیں جلا کے

تقطیع نئے انداز مفاعیلن۔ نئے ہیں اُنکی۔ مفاعیلن۔ جفا کے فعولن
ہزاروں۔ مفاعیلن۔ مار ڈالے ہیں مفاعیلن۔ جلا کے۔ فعولن۔

اشعار مشق

اگر غفلت سے باز آیا جفا کی — تلافی کی بھی تو ظالم نے کیا کی

تصدق اپنی نظر کا تھا ستم آہ — وگرنہ اس کا جلوہ چار سو تھا

www.urduchannel.in

کسی صورت تو دلکو شاد کرنا ہمیں دشمن سمجھکر یاد کرنا
شگفتہ خاطری حاصل ہو کیوں کر کہ مرجھایا ہوا دل کا کنول ہے
پس وعدہ مکر جانا ستم ہے تسلی دے کے تڑپانا ستم ہے
رسائی ہو گئی اپنی وہاں تک فرشتے جا نہیں سکتے جہاں تک
بہار آئی ہوئی ہے کس سے پوچھوں کھلے گا خانہ خمار کب تک
فلک کو ہے نشاط کار کیا کیا نہ جینا تو مرنے کا مزا کیا

"بحر ہزج مسدس مقصور" مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیل ایک شعر میں دو بار۔

"مقصور" رکن کے آخر حرف کے گرا دینے اور ماقبل کے ساکن کر دینے کو کہتے ہیں۔

جب مفاعیلن کا آخر حرف گرا دیا، مفاعیل رہا۔ ماقبل کو ساکن کیا۔ مفاعیل رہ گیا۔ محذوف اور مقصور میں صرف ایک حرف کا فرق ہے۔ شعرا نے ایک شعر میں دونوں بحروں کا جمع کر لینا جائز کر لیا ہے۔ اکثر غزل کا ایک مصرع محذوف اور دوسرا مصرع مقصور ہوتا ہے۔ جیسے ۵ شعر

انہیں خود اپنی یکتائی پہ ہے ناز
یہ حسن ظن ہے صورت آفریں سے

اُنہیں خدا پ۔ مفاعیلن۔ یکتائی۔ مفاعیلن۔ پہ ہے ناز۔ مفاعیل۔
یحسن نے ظن۔ مفاعیلن۔ ہے صورت ا۔ مفاعیلن۔ فری سے۔ فعولن

اشعار مشق

فلک روز لاتا ہے نیا روپ بدلتا ہے یہ کیا بہروپیا روپ

www.urduchannel.in

چنے افشاں جو غیر اس کے کسی رات الٰہی پھٹ پڑے ناروں بھری رات

"بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض مقصور" مفعول مفاعلن مفاعیل

مطلع عشق رخ و زلف میں کیا کوچ
شب آ کے رہا سحر کیا کوچ

عشقے ر مفعول۔ خزل مفے۔ مفاعلن۔ کیا کوچ۔ مفاعیل۔ شب آ ک مفعول۔ رہا سحر۔ مفاعلن۔ کیا کوچ مفاعیل۔

پہنے جو وہ گلعذار تعویذ دکھلائے عجب بہار تعویذ

ہستی و عدم سے آ رہا ہوں سیاح ہوں جا بجا رہا ہوں

"بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف" مفعول۔ مفاعلن فعولن۔

مطلع رخسار و لب و دہن نہ دیکھا
مشتاق رہے چمن نہ دیکھا

تقطیع۔ رخسار مفعول۔ لب و دہن۔ مفاعلن۔ ندے کا۔ فعولن۔
مشتاق مفعول۔ رہے چمن۔ مفاعلن۔ ندے کا فعولن۔

ہزج مسدس اخرب مقبوض مقصور اور محذوف دونوں کو ایک شعر میں لکھ سکتے ہیں۔

شعر بازو ترے خود ہیں گو خوش اسلوب
دونی ہوئی زیب نور تن سے

"بحر رجز مثمن سالم" مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن۔

ایک شعر میں دو بار مطلع

جب مشک بھر کر نہر سے عباس غازی گھر چلے اک جام کوثر بھر لیا اور خلد سے حیدر چلے

www.urduchannel.in

جب مشکبر مستفعلن۔ کر نہر سے مستفعلن۔ عبباس سغا مستفعلن۔ زی گر چلے مستفعلن۔ اک جام کو مستفعلن۔ ثر بر لیا مستفعلن۔ ارخلد سے مستفعلن۔ حیدر چلے مستفعلن۔

"بحر رجز مثمن مطوی مخبون" مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن۔

ایک شعر میں دو بار

مطلع آگئی فصل نو یہاں دشت میں وہ ہوا چلی
سر پہ ہوا جنوں عیاں عقل پیادہ پا چلی

تقطیع آگئی فصل مفتعلن۔ لنو یہاں مفاعلن۔ دشت میں وہ مفتعلن۔ ہوا چلی مفاعلن۔ سر پہ ہوا مفتعلن۔ جنو عیاں مفاعلن۔ عقل پیادہ مفتعلن۔ پا چلی مفاعلن۔

برائے مشق

ہم کو جلایا رات دن سوز جگر نے کیا کیا
دل کی لگی نہ بجھ سکی دیدۂ تر نے کیا کیا

"بحر رجز مسدس مطوی مقطوع" مفتعلن مفتعلن فاعلن۔ ایک شعر میں دو بار۔

مطلع غیر کو شکل اس کی دکھایا کیا
آئینے نے منہ نہ ہمارا کیا

تقطیع غیر کو شکل مفتعلن۔ اس کی دکھا مفتعلن۔ یا کیا فاعلن۔ آئینے نے مفتعلن۔ منہ نہ ہمارا مفتعلن۔ کیا فاعلن۔

"بحر رمل مثمن محذوف"۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلن۔ ایک شعر میں دو بار۔

محذوف اس لئے کہا کہ اس کے آخر کا ٹکڑا یعنی تن گرا دیا۔ فاعلا۔

www.urduchannel.in

باقی رہا۔ اس کو فاعلن۔ بنا دیا۔

مطلع لیتے ہیں ہنس ہنس کے میرا نام اٹھتے بیٹھتے
پیار سے دیتے ہیں وہ دشنام اٹھتے بیٹھتے

تقطیع۔ لے تے ہنس۔ فاعلاتن۔ ہس کمیرا۔ فاعلاتن۔ نام اُٹھتے۔ فاعلاتن۔ بیٹھتے۔ فاعلن۔ پار سے دے۔ فاعلاتن۔ تے ہوہ دشن۔ فاعلاتن۔ نام اُٹ تے۔ فاعلاتن۔ بیٹھتے۔ فاعلن

اشعار مشق

طالب امداد نا فہموں سے مشکل میں نہو — کب شریک حال دیوانے کے دیوانہ ہوا
دام گیسو جب سے دیکھا ہے مرے صیاد کا — دم پھڑکتا ہے اسیری پر ہر اک آزاد کا
آج مولد ہے جناب حیدر کرار کا — ہو گیا بازو زبردست احمد مختار کا
دونوں گیسو ہیں پریشاں سچ کہو دل کیا ہوا — آپنے مجھ سے بھی کھویا اس سے حاصل کیا ہوا
کہہ رہی ہے حشر میں وہ آنکھ شرمائی ہوئی — ہائے کیسی اس بھری محفل میں رسوائی ہوئی
حسن جب مقتل کی جانب تیغ براں لیچلا — عشق اپنے مجرموں کو پا بجولاں لیچلا
ترک دنیا کرتے ہی کھلنے لگے اسرار غیب — باخبر ہونے لگا جو بے خبر ہونے لگا
ہم سے کھل جاؤ بوقت مے پرستی ایکدن — ورنہ ہم چھیڑینگے رکھکر عذر مستی ایکدن

"بحر رمل مثمن مقصور" فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلات۔

ایک شعر میں دو بار۔

مطلع آرزو ہے سر قلم ہو لذت دیدار میں
باندھکر آنکھوں نہیں پٹی ذبح قاتل کر نہیں

تقطیع ۱ ارزو ہے۔ فاعلاتن۔ سر قلم ہو۔ فاعلاتن۔ لذتے دی۔ فاعلاتن۔ دار میں۔ فاعلات۔ باد کرا۔ فاعلاتن۔ کو نہیں پٹی۔ فاعلاتن۔ ذبح قاتل

www.urduchannel.in

فاعلاتن۔ کر نہیں۔ فاعلات۔

"بحر رمل مثمن محذوف اور بحر رمل مثمن مقصور"۔ دونوں کو ایک شعر میں شاعروں نے لکھا ہے۔ یعنی ایک مصرع محذوف کا دوسرا مصرع مقصور کا۔ لیکن آخر مصرع میں جو وزن آتا ہے۔ وہی نام بحر کا ہوتا ہے اور یہی کلیہ ہے۔

اشعار مشق

یہ تو میں کیونکر کہوں تیرے طلبگاروں میں ہوں
تو سراپا ناز ہے میں ناز برداروں میں ہوں

ہے چھلاوہ اس پری پیکر کے بل کھانے سے زلف
آتی ہے قبضے میں کس کے ہاتھ دوڑانے سے زلف

کیا شب تاریک فرقت میں جلائیں ہم چراغ
گل کرے جلکر ہوائے آہ جب پیہم چراغ

نارسا قسمت نے کب جانے دیا دلبر کے پاس
گر پڑی دیوار پہنچے بھی جو اس کے گھر کے پاس

چہرۂ شفاف جاناں پر ہوا آغاز خط
خوف ہے کر دے نہ اس آئینہ کو زنگار سبز

"بحر رمل مثمن مشکول"۔ فعلات۔ فاعلاتن۔ فعلات۔ فاعلاتن۔ پورے شعر میں دو بار۔

مطلع
یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

یہ نہ تھی ہ۔ فعلات۔ ماری قسمت۔ فاعلاتن۔ کہ وصال۔ فعلات۔ یار ہوتا۔

www.urduchannel.in

فاعلاتن - اگر ور - فعلات - جیتر ہتے - فاعلاتن - یہہ ین ت - فعلات ظاہر ہوتا

فاعلاتن (۱) بحر رمل مثمن مخبول مقطوع - فاعلاتن - فعلاتن فعلاتن فعلن ایک شعر میں دو بار سکون عین -

(۲) بحر رمل مثمن مخبون محذوف - فاعلاتن - فعلاتن - فعلاتن فعلن کسر عین -

(۳) بحر رمل مثمن مخبون مقصور - فاعلاتن - فعلاتن - فعلاتن فعلات

(۴) بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ - فاعلاتن - فعلاتن - فعلاتن فعلان -

(۵) بحر رمل مثمن مخبون مقطوع - فعلاتن - فعلاتن - فعلاتن فعلن ہر سہ رکن مخبون -

یہ پانچوں بحریں شعرائے اردو کے کلام میں ایک غزل میں آسکتی ہیں اور ان سب کا وزن ایک سمجھا جاتا ہے -

مطلع - آنکھیں بیکار ہیں دیکھیں جو نہ صورت تیری
دل وہ کیا دل ہے نہ ہو جس میں محبت تیری

تقطیع - اک بیکا - فاعلاتن - رہ دیکھے - فعلاتن - جن صورت - فعلاتن - تیری فعلن ٭ دل وہ کا دل - فاعلاتن - نہ ہو جس - فعلاتن محبت - بت - فعلاتن - تیری فعلن -

مخبون مقصور کی مثال - ع

اپنے مستوں پہ گری پڑتی ہے ساقی کی نگاہ

اپ نستو - فاعلاتن - پگری پڑ - فعلاتن - تہ ساقی - فعلاتن کنگاہ - فعلات

www.urduchannel.in

مخبون محذوف کی مثال۔ ع

جب چمن خاک میں اکبر کی جوانی کا ملا

جب چمن خا۔ فاعلاتن۔ کم اکبر۔ فعلاتن۔ کجوانی۔ فعلاتن کملا فعلن

اشعار مشق

بنتے ہی مرقد عاشق تہ افلاک نہ تھا قہر کا نام کہیں اور نہ نشاں خاک نہ تھا

دیکھو اچھا نہیں نظروں سے گرانا دل کا دونوں عالم میں رہے گا نہ ٹھکانا دل کا

مانع دشت نوردی کوئی تدبیر نہیں ایک چکر ہے مرے پاؤں میں زنجیر نہیں

جب حرم قلعہ شیریں کے برابر آئے

اے اجل کیوں نہیں مجھ تک شب غم آتی ہے

تو بھی کیا ان کی حیا ہے کہ جو شرماتی ہے

اے اجل کہہ دے کہ تاخیر کا باعث ہے کون

قتل عشاق جو وہ مد نظر رکھتے ہیں

آئینہ ہوگیا غربال دم آرائش قہر کا توڑ ترے تیر نظر رکھتے ہیں

کیونکر اس کی نگہ ناز سے جینا ہوگا زہر دے اسپہ یہ تاکید کہ پینا ہوگا

"بحر رمل مسدس محذوف" فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلن۔ ایک شعر میں دو بار۔

مطلع

جور سے باز آئیں پر باز آئیں کیا

کہتے ہیں ہم تجھکو منہ دکھلائیں کیا

جور سے ا۔ فاعلاتن۔ زا ئیں پر ۲ ہا۔ فاعلاتن۔ زا ئیکا ۳۔ فاعلن۔

کہتے ہیں ہم۔ فاعلاتن۔ تجھکو دکھ ۵۔ فاعلاتن۔ لا ئیکا ۶۔ فاعلن۔

www.urduchannel.in

اشعار مشق

تندے اور ایسے کس کے لئے ساقیا ہلکی سی لا ان کے لئے
ہر نفس اے چشم تر کیوں روئیے کس لئے ہاتھ آبرو سے کھوئیے
کوہکن سر دے کے راحت پا گیا پتھروں پر خواب شیریں آ گیا

(۱) بحر رمل مسدس مخبون مقصور۔ فاعلاتن فعلاتن۔ فعلات۔

(۲) بحر رمل مسدس مخبون محذوف۔ فاعلاتن۔ فعلاتن فعلن بکسر عین۔

(۳) بحر رمل مسدس مخبون مقطوع۔ فاعلاتن۔ فعلاتن فعلن بسکون عین۔

(۴) بحر رمل مسدس مخبون محذوف مسبغ۔ فاعلاتن فعلاتن فعلان

یہ چاروں بحریں ایک غزل میں آسکتی ہیں۔

محذوف مسبغ کی مثال۔ ع

پوچھیں گے آئینہ دکھلا کے انہیں

پوچھیں گے ا۔ فاعلاتن۔ ینہ دکھلا۔ فعلاتن۔ کے انہیں۔ فعلان

مخبون مقصور کی مثال۔ ع

عین عزت ہے یہاں ذلت عشق

عے نعزت۔ فاعلاتن۔ یہاں ذل۔ فعلاتن۔ لت عشق۔ فعلات

رمل مخبون مقطوع کی مثال۔ مطلع

آئینہ ہمدم تنہائی ہے
آپ اپنا وہ تماشائی ہے

ا ینہ ہم۔ فاعلاتن۔ دم تنہا۔ فعلاتن۔ ئی ہے۔ فعلن۔ ا اپ اپنا

www.urduchannel.in

فاعلاتن۔ وتماشا۔ فعلاتن۔ ئی ہے فعلن

اشعار مشق چاروں بحروں کے

پھر مجھے دیدہ تر یاد آیا — دل جگر تشنہ فریاد آیا

رحم ہم پر کہ جفا کرتے ہو — تم جو کرتے ہو بجا کرتے ہو

"بحر مضارع مثمن اخرب" مفعول۔ فاعلاتن۔ مفعول۔ فاعلاتن

مطلع

دنیا میں قصر و ایواں بے فائدہ بنایا
عقبےٰ نہیں بنائی منعم تو کیا بنایا

تقطیع۔ دنیا ہم۔ مفعول۔ قصر ایوا۔ فاعلاتن۔ بے فائے۔ مفعول۔ دو بنایا
فاعلاتن۔ عقبا ن۔ مفعول۔ ہی نبائی۔ فاعلاتن۔ منعم ت۔ مفعول۔
کا بنایا۔ فاعلاتن۔

اشعار مشق

آنکھوں میں نور تیرا دل میں سرور تیرا — در وازے سے ہے گھر تک سارا ظہور تیرا

سوسن نے پائجامہ پہنا ہے گلبدن کا — پھولوں میں تل رہا ہے کانٹا مرے چمن کا

دنیا سے جب اٹھائے بستر غلام تیرا — یارب زبان پہ جاری اسدم ہو نام تیرا

تھا مو دل دھڑکیا صدمہ ہی جسم و جاں پر — دو ہاتھ کل ہیں یارب رکھوں کہاں کہاں پر

نظروں سے گر گیا دل رسوا ہوا یہاں تک — آخر کو دل تھا بھی بے غیرتی کہاں تک

شیشہ رہے بغل میں جام شراب لب پر — ساقی یہی مزا ہے دو دن کی زندگی کا

زاہد ریا سے حاصل کر شغل میکشی کا — خشکی سے سہل ہوگا تجھکو سفر تری کا

آغاز میں کبھی ہم انجام کو نہ بھولے — پہلے لحد بنائی پیچھے مکاں بنایا

سامان عیش سب ہیں بس ایک تو نہیں ہے
کیوں کر نہ دل بھر آئے شیشے میں مے نہیں ہے

www.urduchannel.in

بحر مضارع اخرب مکفوف محذوف " مفعول۔ فاعلات مفاعیل فاعلن۔ ایک شعر میں دو بار

مطلع۔ دکھلا کے بام پر وہ تجلی نکل گیا
دیکھا جو یہ فروغ مرا طور جل گیا

تقطیع دکھلاک مفعول۔ بامپرو۔ فاعلات۔ تجلی ل ن۔ مفاعیل۔ کل گیا۔ فاعلن۔ دیکھا ج مفعول۔ یفروغ۔ مفاعیل۔ مرا طور مفاعیل۔ جل گیا۔ فاعلن۔ نوٹ۔ یہ جائز ہے کہ دوسرے مصرع میں بجائے "فاعلات" کے "مفاعیل" لائیں۔

اشعار مشق

فرقت میں درد ایک مرا ہمنشیں رہا — اٹھ بھی کھڑا ہوا تو یہیں کا یہیں رہا
ہم پر جفا سے ترک وفا کا گماں نہیں — اک چھیڑ ہے وگرنہ مرا دل استحاں نہیں
دیکھیں تو کس طرح انہیں ہوتا نہیں اثر — لو آج نامہ لکھتے ہیں خون جگر سے ہم
خاطر سے یا لحاظ سے میں مان تو گیا — جھوٹی قسم سے آپ کا ایمان تو گیا

برباد جب مرقع خیر النسا ہوا
جب ذوالفقار ماتم اصغر میں رو چکی

ٹھہرے نگاہ کیا ترے چہرے کے نور پر — غش آگیا کلیم کو دیکھا جو طور پر
پیری عیاں ہوئی نہ مائل گناہ پر — موئے سفید ہنستے ہیں روئے سیاہ پر
رہتا ہے خشمگیں وہ فقط مجھ نحیف پر — گرتا ہے مادہ بھی تو عضو ضعیف پر

" بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع " مفاعلن۔ فعلاتن۔ مفاعلن۔ فعلن۔ ایک شعر میں دو بار

مطلع۔ تڑپ تڑپ کے جو عاشق تمام ہوتا ہے
تمہاری نیم نگاہی کا نام ہوتا ہے

www.urduchannel.in

تڑپ تڑپ۔ مفاعلن۔ کچھ عاشق۔ فعلاتن۔ تماشہ۔ مفاعلن۔ تا ہے فعلن۔ تماری۔ مفاعلن۔ منگاہی۔ فعلاتن۔ کتا شہ۔ مفاعلن۔ تا ہے فعلن

اشعار مشق

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا — بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا
یہ چپکے چپکے بتول مشورہ خدائی کا — مچے نہ گبر و مسلماں میں غل دہائی کا
شہید ہو گئے جب رن میں سید والا

خفا جو آپ ہیں مستوں کے آنے جانے پر — بٹھائیے کوئی پہرا شراب خانے پر
وہ مرہٹوں کو دوبارا جلا نہیں سکتے — بگاڑنے کو ہیں آندھی بنا نہیں سکتے
کلاہ شیخ ہے کیا جب شراب چلتی ہے — فرشتے خاں کی بھی پگڑی یہاں اچھلتی ہے

"بحر خفیف مسدس مخبون مقطوع یا محذوف" فاعلاتن۔ مفاعلن۔ فعلن۔ بسکون یا بحرکت عین۔ ایک شعر میں دو بار۔ مطلع

آپ پر جان دیں یہ تھا مطلب — ساتھ دم کے نکل گیا مطلب

۱۱ پیر جا۔ فاعلاتن۔ ندے تیا۔ مفاعلن۔ مطلب۔ فعلن۔ ساتھ دم کے۔ فاعلاتن۔ نکل گیا۔ مفاعلن۔ مطلب۔ فعلن۔

اشعار مشق

ہے ازل سے در صنم پر سر — وہ خدا نے دیا ہے پتھر سر
تیر مارا نہ یار نے خنجر — اک ادا سے مجھے تمام کیا
آشنا کوئی باوفا نہ ملا — کشتی دل کا ناخدا نہ ملا
دل نے ایسے اٹھائے رنج و تعب — پھر محبت کا حوصلہ نہ ہوا
جلد تشریف لائیے صاحب — اب مجھے تاب انتظار نہیں
گردش چرخ سے قیام نہیں — صبح گھر میں ہوں میں تو شام نہیں

www.urduchannel.in

دم نہ نکلا تمہارے زانو پر　　رہ گئی دل کی آرزو دل میں
شرم کیسی فقط بہانا تھا　　دیکھکر مجھکو منہ چھپانا تھا

"بحر متقارب مثمن سالم" فعولن۔ فعولن۔ فعولن۔ فعولن۔ ایک شعر میں دو بار
اس بحر کو بحر تقارب بھی کہتے ہیں۔ مطلع

بلا ہے مری شام فرقت نہیں ہے　　کہ جس کی سحر تا قیامت نہیں ہے

بلا ہے۔ فعولن۔ مری شا۔ فعولن۔ مفرقت۔ فعولن۔ نہی ہے۔ فعولن۔ جس کی۔
فعولن۔ سحر تا۔ فعولن۔ قیامت۔ فعولن۔ نہی ہے۔ فعولن۔

"بحر متقارب مثمن مقطوع" فعولن۔ فعولن۔ فعولن۔ فعول۔ ایک شعر میں دو بار

کروں پہلے میں شکر پروردگار　　کہ جس کے کرم کا نہیں کچھ شمار

کروں پہلے۔ فعولن۔ مے شک۔ فعولن۔ رپرور۔ فعولن۔ دگار۔ فعول۔ جس کے
فعولن۔ کرم کا۔ فعولن۔ نہی کچھ۔ فعولن۔ شمار۔ فعول۔

بحر سالم اور مقطوع دونوں ایک غزل میں موزوں ہو سکتی ہیں۔ دونوں کے اشعار مشق
ایک جا لکھدیئے۔

اشعار مشق

یہ سچ ہے وفادار کوئی نہیں ہے　　کسی دن مجھے آزمایا تو ہوتا
کمینے کو سر پر چڑھایا ہے تمنے　　اتر جائیگی ساری عزت تمہاری

بحر متقارب مثمن محذوف" فعولن۔ فعولن۔ فعولن۔ فعل۔ ایک شعر میں دو بار
اسمیں بھی رکن آخر سے ایک ٹکڑا لن گرا دیا جاتا ہے۔ فعو۔ باقی رہتا ہے۔ اسے فعل
کر دیتے ہیں۔

چمن بوئے گل سے مہکتا رہا
قفس میں میں حسرت سے تکتا رہا

چمن بو۔ فعولن۔ یگل سے۔ فعولن۔ مہک تا۔ فعولن۔ رہا۔ فعل۔ قفس سے۔
فعولن۔ محس رت۔ فعولن۔ ستک تا۔ فعولن۔ رہا۔ فعل

www.urduchannel.in

اشعار مشق

شب ہجر غم میں بسر ہو گئی — تڑپتے تڑپتے سحر ہو گئی
بچھڑ کر ملاقات مشکل ہوئی — بدن میں نہ پھر روح داخل ہوئی

"بحر متقارب سالم" (سولہ رکنی) فعولن ایک شعر میں سولہ بار

وہی تو نے دیکھا کہ جو دل کہا تھا ہوا اس پہ شیدا کہ وہ بد بلا ہے
گلاب ہے بجا کہ یہ ہو گیا کیا کہ یا تو نے جیسا وہی یہ سزا ہے

وہی تو۔ فعولن۔ ندیکا۔ فعولن۔ کجو دل۔ فعولن۔ کہا تا۔ فعولن۔ ہوا اس۔ فعولن۔
شیدا۔ فعولن۔ کوہ بد۔ فعولن۔ بلا ہے۔ فعولن۔ گلاب۔ فعولن۔ ہے جا۔ فعولن۔ کیہ ہو
فعولن گیا کا۔ فعولن۔ کیا تو۔ فعولن۔ نجیسا۔ فعولن۔ وہی۔ یہ۔ فعولن۔ سزا ہے۔ فعولن۔

اس بحر میں اردو کے اشعار نہیں ملے

"بحر متقارب مقبوض اثلم" (سولہ رکنی) فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن ایک شعر میں دو بار

سلام لکھتا ہوں حرم میں قلم سے زمزم ٹپک رہا ہے — پر اپنے کھولے ہوئے چمن میں خوشی سے بلبل چہک رہا ہے

سلام لکھتا۔ فعول فعلن۔ ہوں حرم۔ فعول فعلن۔ قلم سے زمزم۔ فعول فعلن۔ ٹپک رہا ہے
فعول فعلن۔ پر اپنے کھولے۔ فعول فعلن۔ ہوئے چمن سے۔ فعول فعلن۔ خوشی سے بلبل
فعول فعلن۔ چہک رہا ہے۔ فعول فعلن۔

اشعار مشق

ہماری آنکھوں نے بھی تماشا عجب انتخاب دیکھا — برائی دیکھی بھلائی دیکھی عذاب دیکھا ثواب دیکھا
خدا ہی اس چپ کی داد دیگا جو بزدلوں سے ڈرے ہوئے ہیں — اجل کے مارے پڑے ہوئے ہیں نہ بولتے ہیں نہ چاہتے ہیں
نہیں ہیں ایسے بھی بے ادب ہم کہیں جو انکا دہن نہیں ہے — قلم تو ہے پر تنگ ایسا کہ اس میں جا سخن نہیں ہے
پھر اسکے پھندے میں جا رہے ہیں کہ جسکے پھندے میں جا چکے تھے — وہی مصیبت اٹھا رہے ہیں کہ جو مصیبت اٹھا چکے تھے
سفر ہے دشوار خواب کب تک بہت بڑی منزل عدم ہے — نسیم جاگو کمر کو باندھو اٹھو بسر کہ رات کم ہے
فراق جاناں میں ہمنے ساقی لہو پیا ہے شراب کر کے — تپ الم نے جگر جو پھونکا تو ہم نے کھایا کباب کر کے

www.urduchannel.in

بحر کامل مثمن سالم "متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن" ایک شعر میں دو بار

پس مرگ میرے مزار پر جو دیا کسی نے جلا دیا — اسے آہ دامن باد نے سر شام ہی سے بجھا دیا

پس مرگ میرے مزار پر متفاعلن جو دیا کسی متفاعلن نے جلا دیا متفاعلن اسے آہ دامن متفاعلن باد نے متفاعلن سر شام ہی متفاعلن سے بجھا دیا متفاعلن

اشعار مشق

مری جان رنج گھٹائیے قدم اب نہ آگے بڑھائیے — ادھر آئیے ادھر آئیے ادھر آئیے ادھر آئیے

یونہیں ہم سخن ہے ہر اک صنم نہ زباں ہے نہ دہان ہے — جو کہانیوں میں سنی نہیں یہ وہ بات ان کا بیان ہے

ہوئے کارواں سے جدا جو ہم رہ عاشقی میں فنا ہوئے — جو گرے تو نقش قدم بنے جو اٹھے تو بانگ درا ہوئے

"بحر متدارک مخبون مسکن مذال" فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلان۔

تصویر مری ہے کس طرح تو اور نہیں میں اور نہیں — کر غور ذرا اپنے دل میں ذرا تو اور نہیں میں اور نہیں

تصویر مری فعلن ہے کس فعلن طرح فعلن تو اور فعلن نہیں میں فعلن اور نہیں فعلن۔ کر غور ذرا فعلن اپنے فعلن دل میں فعلن ذرا فعلن تو اور فعلن نہیں میں فعلن اور فعلان۔

تقطیع کے واسطے متفرق اشعار

بتوں نے خاک کیا ہے جلا جلا کے مجھے — یہ منہ دکھائیں گے کیا سامنے خدا کے مجھے

باغ جہاں میں ہم نہ کبھی شادماں رہے — شبنم کی طرح عمر بھر آنسو رواں رہے

پینے کو مے وہ جب دم ساغر سنبھالتے ہیں — شیشے خوشی کے مارے ٹوپی اچھالتے ہیں

ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہے — وہ سب کچھ ہوا ہم اکیلے رہے

ہے ریاض اک جوان مست خرام — نہ پیئے اور جھومتا جائے

ہاں مہ نو سنیں ہم اس کا نام — جس کو تو جھک کے کر رہا ہے سلام

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے — تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

دل نادان تجھے ہوا کیا ہے — آخر اس درد کی دوا کیا ہے

نہ گل نغمہ ہوں نہ پردہ ساز — میں ہوں اپنے شکست کی آواز

نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا — کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا

ہر رفیق کسی منزل میں گیا — گرد کا آنسو سی تھا رہ میں دل رہ گیا

www.urduchannel.in

قواعد شعر گوئی ۔ جب تھوڑی بہت تقطیع کرنا آجائے تو پہلے شعر موزوں پڑھنے کی کوشش کرو موزوں پڑھنے کا قاعدہ یہ ہے کہ شعر کے حصے قایم کرو ہر حصہ ایک جملہ میں مفید یا غیر مفید پورا ہو عموماً ہر مصرع کے تین حصے ہوتے ہیں ۔ جیسے کسی نے ۔ تری طرح سے ۔ اے انیس ۔ عروس سخن کو سنوار انہیں اس کے پہلے مصرع کے تین ٹکڑے کرکے پڑھو ۔ اور دوسرے مصرع کے دو ٹکڑے ۔ اس لئے کہ کسی ضمیر فاعل ہے ۔ اس کو مع علامت بولنا چاہئے یعنے ۔ نے کے ساتھ ۔ تری طرح سے متعلقات ہے ۔ اس کو ایک ساتھ بولنا چاہئے ۔ اے ۔ حرف ندا ہے ۔ انیس ۔ منادا ہے ۔ ندا ۔ اور منادا کو الگ الگ پڑھو گے ۔ تو شعر کا لطف نہ رہے گا ۔

عروس سخن ۔ مضاف مضاف الیہ ہے ۔ کو ۔ علامت مفعول ہے ۔ عروس سخن ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول ہے ۔ اسلئے دونوں کو مع علامت کہنا چاہئے ۔ سنوار انہیں ۔ فعل ہے فعل کے ٹکڑے نہیں ہو سکتے ۔ جب شعر موزوں پڑھنا آجائے تو کسی مشہور استاد کا دیوان لیکر مصرع اولی کو چھپا کر دوسرے مصرع پر اپنا مصرع لگاؤ اور یہ مشق پوری غزل پر کر جاؤ ۔ اس کے بعد دیکھو کہ تمنے کوئی مصرع ناموزوں یا بحر سے الگ تو نہیں کہا ہے ۔ جب یہ اطمینان ہو جائے تو اپنے مصرعوں کو صاحب دیوان کے مصرعوں سے ملاؤ ۔ تمنے کیا کہا ہے ۔ اور اس نے کیا کہا تھا ۔ دو چار ماہ میں جب ایسی مشق ہو جائے کہ تمہارے مصرع استاد کے مصرعوں سے لڑنے لگیں ۔ تو غزل کہنا شروع کرو ۔ غزل میں پہلے دوسرا مصرع کہا کرو ۔ پھر مصرعہ اولی لگایا کرو ۔ سب سے زیادہ تم کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہمنے شاعری کے اصول کے خلاف تو کوئی بات نہیں کہی ۔ مثلاً اصول شاعری میں یہ بات لازمی ہے کہ معشوق کی کسی بات کو برا نہ کہا جائے کسی اوکھا گوار خاطر نہ بتایا جائے ۔ اگر کسی نے اس کے خلاف کہا تو اصول شاعری کے خلاف کیا ۔ یا تمکم کو رد کی کے گالے سے تشبیہ دیتے ہیں ۔ اب اگر کوئی اسے تھوک سے تشبیہ دے تو اگرچہ تشبیہ کامل بھی ہو لیکن بوجہ خلاف اصول ہونیکے ناجائز ہے اور پھر اسکے معنی اور حاصل پر غور کرو ۔ جب کلام معنوی غلطی سے پاک ہو تو صوری غلطی پر غور کرو اور یہ دیکھو کہ اسمیں کوئی لفظ ایسا تو نہیں ہے جو از روئے قاعدہ غلط ہے کوئی محاورہ ایسا تو نہیں ہے جو خلاف استعمال نظم ہو گیا ہے جیسے ایک شاعر نے تلی ۔ کو تمتری نظم کیا تھا جب عین اول الفاظ میں ہو تو اسپر غور کرو کہ ایسے موقعہ پر عین نظم میں اکثر تقطیع سے گر جاتا ہے اور شعر ناموزوں ہو جاتا ہے ۔ مبتدی کو خبر نہیں ہوتی لہذا شعر کہنے کے بعد ایسے مصرع کی تقطیع کرکے اپنا اطمینان کر لیا کرو ۔ مبتدی شاعر وہ ہیں ۔ یہ بڑا عیب ہوتا ہے کہ انکے الفاظ میں انکا دلی مطلب ادا نہیں ہوتا ۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا مفہوم ان لفظوں میں ادا ہو گیا ۔ انکی تسلی رکھو جب غزل لکھو ہر ہر لفظ پر اور اسکے معنی پر غور کرو ۔ اور شعر کو نثر کرکے پہلے اچھی طرح سمجھو ۔ اسکے بعد شاعری

www.urduchannel.in

www.urduchannel.in

ہمجولی جسمین محض عورتوں کی زبان و محاورات ہیں انکی اخلاقی خوبیوں کو چمکانے کیلئے چھوٹے چھوٹے قصے ہی ممتازی خانم - بھلکڑ - شریف زادی، شبنم ڈھیا - چندنا بیگم - سید اسلمان - انقلاب ہند - نواب مہلکی قدر - انوکھا چھانسا - گرفتار بلا ادب آموز اور فصیحت آمیز خانہ داری کے متعلق لکھے گئے ہیں - تعلیم کیساتھ تربیت بھی مقصود اصلی ہے - کتاب ہر شریف گھر میں رکھنے کے قابل ہے زیور پوشاک سے زیادہ مفید

صفحہ ۱۱۶

تذکرۂ آب بقا - دہلی و لکھنؤ کے گذشتہ و موجودہ نامور و مستند شعراء کے سوانحی حالات و برجستہ کلام لکھنؤ کی صاف و شستہ زبان اردو میں - محقق زبان اردو حضرت خواجہ عشرت لکھنوی کی جادو نگاری کا اعلیٰ نمونہ جس میں خواجہ آتش لکھنوی - منشی مظفر علی اسیر لکھنوی - میر بیشتہ دہلوی - مرزا مہر لکھنوی - شاہ ظفر دہلوی - منشی نیر شکوہ آبادی - شیخ بحر لکھنوی - شیخ ناسخ - میر مونس لکھنوی صغیر بلگرامی - رشید لکھنوی - ریاض خیر آبادی - غیور دہلوی - نپیا لکھنوی - عیش لکھنوی - میرزا بہادر جگر لکھنوی - علی میاں کامل لکھنوی - عبدہ لکھنوی - شمیم - رسا - عرش - چنچل - حسرت ناسخ - تماشہ - میر ضمیر وغیرہ کے سوانحات اور منتخب اشعار درج ہیں - خاصکر مرحوم شعراء کے مزارات کا پتہ نشان بڑی تحقیق سے لکھا گیا ہے - ہر طرح کارآمد و مستند ہونیکے ساتھ طلبائے مدارس اور تاریخ دان حضرات خصوصاً شعراء کیلئے نہایت ضروری اور مفید کتاب ہے - آخر میں جناب خواجہ عشرت لکھنوی دس بیس بہانچیں نظموں کا مجموعہ **خمخانۂ عشرت** بھی شامل ہے جسکو جذبات انسانی کا آئینہ اور فلسفیانہ نکات کا مرقع کہنا کچھ بیجا نہوگا صفحہ ۲۰۲

اتالیق - ترجمہ آنریبل جناب رائے بہادر گنگا پرشاد صاحب ورما مرحوم - یعنی پادری فنلان ٹاؤ صاحب کی مشہور و معروف اسٹوریز ٹیلز کا ترجمہ جو کہ ہندوستانی طلبہ کے دماغی اور اخلاقی ترقی اور چال چلن اور خراب عادتوں کی اصلاح کیلئے ہے صفحہ ۱۲۰

مہاراجہ پرشاد و ماجر کتب لکھنؤ